مختلف کیٹیگریز میں ڈھیر سارے مکمل ناول پڑھنے کیلئے ہمارا یہ واٹس ایپ چینل جوائن کیجئے

👇👇👇👇

Classic Urdu Material WhatsApp Channel

ڈیئر ریڈرز اگر آپ سے لنکس اوپن نہیں ہو رہے تو آپ ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر جا کر ان تمام لنکس کو ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں۔

آپ کو ہماری ویب سائٹ کلاسک اردو میٹریل پر ہر قسم کے ناولز مل جائیں گے ویب سائٹ لنک نیچے ہے کلک کیجیے

https://classicurdumaterial.com/

ایف بی کے کچھ ایشوز کی وجہ سے بعض اوقات ایف بی پر لنکس اوپن نہیں ہوتے۔ یہ تمام لنکس آپ کو ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر مل جائیں گے۔ چینل کا لنک اوپر دیا گیا ہے آپ اُس پر کلک کریں اور چینل کو فالو کریں اور ڈھیر سارے ناولز ڈاؤنلوڈ کریں

اور اگر آپ آڈیو ناول سننا پسند کرتے ہیں تو ہمارے آڈیو ناول یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کیجیے لنک نیچے ہے

Classic Urdu Novels

کلاسک اردو میٹریل کارپوریشن

وحشی عورت

سمیعہ محمد حُسین

نیتِ شوق بھر نہ جائے کہیں
تو بھی دل سے اتر نہ جائے کہیں
آج دیکھا ہے تجھ کو دیر کے بعد
آج کا دن گزر نہ جائے کہیں
نہ ملا کر اداس لوگوں سے
حسن تیرا بکھر نہ جائے کہیں
آرزو ہے کہ تو یہاں آئے
اور پھر عمر بھر نہ جائے کہیں
جی جلاتا ہوں اور سوچتا ہوں
رائیگاں یہ ہنر نہ جائے کہیں
آؤ کچھ دیر رو ہی لیں ناصؔر

پھر یہ دریا اتر نہ جائے کہیں

ناصر کاظمی

ایک ایسی کہانی جو حقیقت سے مشابہت رکھتی ہے اس میں دنیاوی زندگی کی تلخ حقائق پر مبنی لیکن سچ کا عنصر نمایاں کیا گیا ہے بارہا قصے سنے اور کانوں میں پڑے لیکن کہتے ہیں نا جس پر گزرتی ہوئی جانتا ہے لوگ فقط منہ پر آپ کے ہوتے ہیں جبکہ آپکی پیٹھ پیچھے وہی لوگ اکثر برائیاں بیان کر رہے ہوتے ہیں

۔

مجھے یہ گلہ نہیں غیر نے میری برائی کی

حیرت تو اس بات کی آپ ہاں میں ہاں ملائی

سمیعہ حسین

یہ ایک چھوٹے سے گھر کا منظر ہے جہاں ایک طلاق یافتہ ماں اپنی دس سالہ بچی ابریش کے ساتھ رہتی ہے جو شہد رنگ آنکھوں والی، سنہری بال جن کی تراش خراش اس طرز سے کر رکھی ہے کہ سلکی بال کندھوں سے اوپر جھولتے ہوئے نظر آتے ہیں، پھولے پھولے سرخ رنگ کے گال جو ہنستے ہوتے اور بھی پھول جاتے ہیں جو دیکھنے والے کو بہت بھاتے ہیں، چھوٹی سی ناک جو ہمہ وقت سرخ رہتی کبھی سردی کی شدت کی وجہ سے تو کبھی گرمی تمتماہٹ کی وجہ سے سانولے رنگت کی حامل لیکن معصومیت

کی وجہ سے بہت پیاری لگتی ہے اور بچے کالے ہوں یا سفید، پاگل ہوں یا معذور ایک ماں کے لیے جان سے پیارے ہوتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر میرا اللہ فرماتا ہے :

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ (4)

ترجمہ: بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا

عیلف بنت علی ملک جو ابریش کی سرپرست، شفیق ماں، دوست سب کچھ ہی عیلف نے اپنی بیٹی کے لیے بن کر دیکھا دیا وہ ایک مضبوط ماں تب سے بنی جب ساری عمر سسرالیوں نے طعنہ دیئے کہ جہیز میں کچھ نہیں لائی منہ اٹھا کر آگئی ایسے ہی خاموشی کا قفل لگانا پڑا کیونکہ جب بھائیوں نے ہی بوجھ سمجھ کر اپنی بیویوں کی مکاروں میں آکر اس کی شادی ایک ایسے شخص سے کر دی جو شرابی، جواری زانی سب کچھ تھا لیکن پوچھ گچھ کرتے تو پتا چلتا نا

جیسے پنجابی کی کہاوت ہے "چٹ منگنی پٹ وویا" وہی تو ہوا تھا اس کے ساتھ والدین کی وفات کے بعد اپنوں کے ایسے ایسے روپ اٹھارہ سال تک دیکھتی رہی کہ حیران ہو جاتی جو ایک چیز اس نے شدت سے محسوس کی کہ عورت ہی عورت کی دشمن ہے یہ چودھویں صدی بہت خوفناک منظر دیکھا رہی تھی ۔اپنوں کے خون ہی سفید ہو چکے تھے۔

عیلف سولہ سال کی تھی جب اس کے والدین بشرہ اور عرفان صاحب ایک حادثے میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ بھائی شروع سے ہی باغی تھے وجہ بچپن میں بے انتہا لاڈ پیار لیکن وہ کسی حد تک عرفان صاحب سے ڈرتے تھے ان کا رعب و دبدبے کی وجہ سے سب ہی ان سے کتراتے تھے لیکن ان کی وفات کے بعد دونوں بھائیوں نے اپنی پسند کی شادیاں رچالی اور عیلف کو اس طرح نظر انداز کر دیا جیسے کوئی ناکارہ چیز کو کباڑ خانے میں رکھا جاتا ہے۔ کاش قسمت ساتھ دیتی تو بھابھیاں اچھی نکلتی لیکن جو منظور خدا دونوں ہی انتہا کی چلاک و مکار یہ روپ بس عیلف پر عیاں تھا کیونکہ دوسروں کے سامنے تو وہ انتہائی اچھی بیویاں جو عیلف کا خوب خیال رکھتی۔

دو سال عیلف نے ان کی نوکری ایسے کی جیسے نوکرانی کرتی ہے بلکہ اس سے بھی بھر کر لیکن جو لوگ خدا پر راضی نہ ہوں وہ انسان سے کہاں راضی ہوں گے۔ پورا دن اسے جانوروں کی طرح کام کرواتی اور پھر رات کو اپنے شوہروں کے اس کے خلاف کان بھرتی۔ اپنے ہی گھر میں ظلالت کسے کہتے ہیں وہ کوئی عیلف سے پوچھتا آئے دن کسی نا کسی مار کبھی ایک بھابھی سے کبھی دوسری سے کبھی بھائی سے تو کبھی گورمنٹ کالج میں امیر سر پھری لڑکیوں سے جو بلی کرتی، گالیوں دیتی غرض کہ زندگی دنیا میں ہی جہنم کا ایندھن لگنے لگی۔ وقت گزرتا گیا اور عیلف ڈھیٹ بن گئی دوست کبھی کوئی بنی ہی نہیں وجہ اس کا خاموش رہنا اور لہجے میں کاٹ کا شامل ہونا جو گردشِ ایام کی وجہ سے زبان کی خاصہ بن چکی تھی۔ دکھ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

سہنا اور پی جانا کسی سے شئیر نہ کرنا ایک گہری اور کٹھن منزل ہے جس کی انتہا پر انسان یا تو زہریلا بن جاتا ہے یا پھر خاموش و احساسات سے عاری۔ ان حالات نے عیلف پر یہ اثر چھوڑا کہ وہ احساسات سے عاری بن گئی۔ اللہ اللہ کر کے انٹر میڈیٹ کے امتحان ہو گے اور ایک عذاب سے چھٹکارا ملا۔

ایک دن معمول کا دن تھا کہ عیلف کی بڑی بھابھی اریشہ نے چائے بنانے کا کہا کہ میرے سر میں شدید درد ہے جلدی بنا کر کمرے میں لے آؤ۔ عیلف نے سر ہلایا اور باورچی خانے کی طرف رخ لیکن باورچی خانے میں آکر افسوس ہوا پتی تو ختم ہو گئی۔ بھابھی کو جب بتایا تو انھوں نے سو کا نوٹ ہاتھ میں تھما دیا اور ارباز کی دوکان پر بھیج دیا کہ ادھر سے لے آؤ عیلف نے کچھ کہنے کے لیے لب وا کیے ہی تھے کہ پھر یہ سوچ کر قفل لگا لیا کہ سنی کونسا اس کی جانی ہے اس لیے چپ چاپ دوکان پر چلی گئی۔ پیچھے اس کی بھابھیوں نے ساجد اور شاہد کو فون پر گھر جلدی آنے کا کہا کہ کوئی مسئلہ ہو گیا ہے۔

دوکان پر کافی رش ہونے کی وجہ سے عیلف کو کافی وقت ہو گیا لیکن جب گھر کی دہلیز پر پاؤں رکھا تھا قہر کا منظر سامنے آیا کہ عیلف کو لگا آسمان سر پر گرنے کسے کہتے ہیں جب اس کی بھابھیوں نے اس کے خلاف مکاری کرتے ہوتے اس کے بھائی سے کہا کہ عیلف گلی کے کنارے پر ارباز جو دوکان ہے اس کے ساتھ رنگ رلیاں مناتی پھر رہی ہے۔ وہ واویلا مچایا کہ یہ ہمارا منہ کالا کرے گی جلد از جلد اسے رخصت کرو۔ عیلف روتی رہی بلکتی رہی میرا خدا گواہ ہے میں بس اسکی دوکان پر بھابھی اریشہ کے کہنے

پرپتی لینی گئی تھی کیونکہ ان کے سر میں درد تھا انھوں نے چائے پینی تھی لیکن جب کانوں پر روئی گھسا لی جائے تو سچ و جھوٹ کا اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے اور جن کو کوئی سروکار شروع سے نہیں تھا وہ کیوں پتا لگاتے آخر کیا ماجرہ ہے۔ عیلف کی آہ و بکا جب مزید بھری تو اریشہ کا شوہر ساجد جو کہ عیلف کا بڑا بھائی تھا دھاڑتے ہوئے عیلف پر جھپٹ پڑے اور اندھا دھند مارا جب عیلف کی حالت غیر ہوئی تو عیلف کے چھوٹے بھائی شاہد کو شاید خدا کی طرف سے تھوڑا رحم آیا تو اس نے مزید مارنے سے روکا۔

عیلف نے آنکھیں مسلتے ہوئے ماضی سے نجات پانی کی کوشش کی تھی لیکن ماضی کہاں پیچھا چھوڑتا ہے وہ تو ہمہ وقت ڈھنگ مارتا رہتا ہے چاہیے آپ پورا دن مصروف کیوں نہ رہے ہوں کچھ یادیں ایسی ہوتی ہیں ہم چاہ کر بھی چھٹکارا حاصل نہیں کرپاتے

کسی شاعر نے خوب کہا ہے :

یادِ ماضی عذاب ہے یارب

چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

ابریش جو اس کی گود میں سر رکھ کر سوئی ہوتی عیلف نے نرمی سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانی شروع کر دی سوچوں کا تانا بانا پھر سے شروع گیا کیونکہ یہ تو ناممکن ہے انسان سوچنا ترک کر دے۔

گھڑی پر وقت دیکھا تو دو بج چکے تھے یہ اب معمول بن چکا تھا پورا دن کام کرتی اور رات اس طرح بے سکون گزرتی لیکن سکون تو کہا جاتا ہے ذکر الہیٰ میں ہے ؟؟

لیکن کچھ لوگ عبادت کر کے بھی سکون سے محروم رہتے ہیں وجہ یہ نہیں ان کی عبادتوں میں لگاؤ نہیں ہوتا بلکہ ایسے لوگ زیادہ دیر تک رجوع کرتے ہیں لیکن دعا مانگتے وقت الفاظ کا ذخیرہ تلاش کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔

عیلف نے ابریش کو گود سے نرمی سے چارپائی پر لٹاتے ہوئے باریک چادر اوڑھادی گرمی تو سیالکوٹ میں ویسے ہی بہت ہوتی ہے لیکن گاؤں وغیرہ میں مچھر مکھیاں گرمی کے ساتھ ناک میں دم کر دیتے ہیں ۔

ابریش کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے باہر صحن کا رخ کیا جہاں نلکا لگا ہوا تھا وضو کی نیت کرتے ہوئے :

بسم اللہ والحمد للہ پڑتے ہوئے ہاتھوں کا مسح کیا

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے وضو کرتے ہوئے یہ کلمات پڑھے یعنی بسم اللہ والحمد اللہ تو جب تک وضوء باقی رہے گا فرشتے برابر اس کے لیے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

طبرانی(حدیث نمبر196)

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

)وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی کافی لوگوں کو وضو کا صیحیح طریقہ نہیں پتا یہاں ان سب کی رہنمائی کے لئے طریقہ بتایا جارہا ہے(

وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے

سب سے پہلے ضروری حاجت سے فارغ ہو لیں

حضرت عثمان نے وضو کیا تو تین مرتبہ ہتھیلیاں دھوئیں تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں دائیں ہاتھ سے پانی ڈالنا اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرنا.(یاد رہے جب کلی کریں تو ایسے کرنی ہے کے تالو تک پانی جائے اور اگر ناک میں پانی ڈالنا ہے تو پانی اوپر کھینچنا ہے کے نرم ہڈی تک جائے ہاں روزہ کی حالت میں احتیاط کی جائے)

تین مرتبہ منہ دھویا تین مرتبہ دایاں ہاتھ کہنیوں تک دھویا پھر بایاں ہاتھ کہنیوں تک دھویا

پھر سر کا مسح کیا دایاں پاؤں ٹخنوں تک دھویا تین مرتبہ پھر ایسے ہی بایاں پاؤں تین مرتبہ ٹخنوں تک.

پھر فرمایا:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی وضو کرتے دیکھا.

وضو کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھنی چاہیے.

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ.

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص وضو کرنے کے بعد أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پڑھے گا، اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے، جنت میں داخل ہو جائے۔

(صحیح مسلم، رقم الحدیث:553)

اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المطھرین.

وضو کرتے ہوئے پانی کے استعمال میں احتیاط کرنی چاہیے.

ہاتھ پاؤں کی انگلیوں اور داڑھی کا خلال کرنا مسنون ہے.

سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح بھی ضروری ہے

سر کے مسح کے لیے دونوں ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کی طرف گدی تک اور پھر پیچھے سے آگے تک لیکر آئیں گے جہاں سے آغاز کیا تھا.

رسول اللہ نے شہادت کی دونوں انگلیوں سے دونوں کان کے اندر اور دونوں انگوٹھوں سے کان کے باہر کا مسح کیا.

وضو کے اعضاء میں کوئی جگہ خشک نہیں رہنی چاہیے ورنہ وضو نہیں ہو گا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ ااِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْاوُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَا مْسَحُوْابِرُئُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ.

(المائدۃ،4:5)

”اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کے لیے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لیے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھولو)۔“

وضو کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اَتَوَضَّاَ لِاسْتِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃِ تَقَرُّبًااِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی.

”مَیں نے وضو کرنے کی نیت کی نماز کو جائز کرنے کے لیے تاکہ قربِ اِلٰہی حاصل کر سکوں۔

کلی کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ.

”اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! تلاوتِ قرآن، اپنے ذکر، شکر اور اچھی طرح عبادت پر میری مدد فرما۔“

ناک میں پانی ڈالتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِيْ رَائِحَةَ النَّارِ.

”اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! مجھے جنت کی خوشبو عطا کر اور جہنم کی بدبو سے محفوظ کر۔“

چہرہ دھوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ.

”اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! اس دن میرا چہرہ سفید رکھنا جس دن بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے۔“

دایاں بازو دھوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا.

”اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! میرا نامۂ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں دینا اور میرا حساب آسان کرنا۔“

بایاں بازو دھوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ.

”اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! میرا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ ہی پسِ پشت سے۔“

سر کا مسح کرتے وقت کی دعا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ.

”اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! اس دن مجھے اپنے عرش کے سائے میں رکھنا جس دن تیرے عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔“

کانوں کا مسح کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ.

”اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے کر دے جو تیری بات غور سے سنتے ہیں اور اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں۔“

گردن کا مسح کرتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ.

”اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! میری گردن کو جہنم کی آگ سے آزاد رکھنا۔“

دایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ، اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ.

”اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! اس دن پل صراط پر مجھے ثابت قدم رکھنا جب (کچھ لوگوں کے) قدم پھسلیں گے۔“

بایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا

بِسۡمِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ ذَنۡبِيۡ مَغۡفُوۡرًا وَّسَعۡيِيۡ مَشۡکُوۡرًا وَّتِجَارَتِيۡ لَنۡ تَبُوۡرَ.

"اللہ کے نام سے شروع، یا اللہ! میرے گناہ بخش دے، میری کوشش قبول فرما اور میری تجارت میں نقصان نہ ہو۔"

وضو کرنے کے بعد عیلف نے چار رکعت تہجد کی نماز کی نیت کی یہی وہ پہر ہوتا ہے جب اللہ رب العزت بندے سے فرماتا ہے مانگ جو میرے سے مانگنا ہے ہے کوئی مانگنے والا؟

نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے کہ بس آنسوؤں کا ہدیہ دے کر آ گئی شاید مانگنے کے لیے کچھ باقی نہیں بچا تھا سوائے شکر کے کہ اس ذات نے کبھی دامن نہیں چھوڑا بے آسرا نہیں ہونے دیا۔

رات کا کام تھا گزرنا سو وہ گزر گئی صبح کا سورج طلوع ہوتے ہیں عیلف نے ابریش کے لیے ناشتہ تیار کیا جو کہ سکول جاتی تھی دوسری جماعت کی نالائق بچی جبکہ عیلف مطمئن تھی کیونکہ جانتی تھی وہ دماغی طور پر اتنی بڑی نہیں ہوئی جتنی عمر ہو گئی تھی وہ دماغی طور پر ابھی بھی پانچ سالہ بچی تھی جو چھپ کر اپنی ماں کو مار کھاتے ہوئے دیکھتی تھی۔

ابریش میری جان اٹھو سکول بھی جانا ہے ماما کی ننھی سے جان ابریش نے اپنی شہد رنگ آنکھیں کھول کو ماں کو دیکھا جو صبح صبح ہمیشہ ہی اٹھا دیتیں ہیں۔ چلو اٹھو اور منہ ہاتھ دھو میں نے اپنی بیٹی ہے لیے آلو والا پراٹھا بنایا ہے کیونکہ میری جان کو پسند ہے نا یا میں وہ عائشہ کو دے دوں جو ساتھ والے گھر میں رہتی ہے بس یہ ہی سننا تھا ابریش نے جھٹ سے چارپائی سے چھلانگ لگائی تھی اور منہ دھونے کے لیے نلکے کی طرف بھاگی تھی۔ عیلف نے یہ دیکھتے ہوئے اپنی ہنسی دبائی تھی ایک ابریش ہی تو اس کی ہنسی کا واحد ذریعہ ورنہ یہ لب تو شاید مسکرانا بھول گئے تھے۔

ابریش کو اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کروانے کے بعد بس کے ہارن پر سکول روانہ کیا ابریش ساتھ والے گاؤں کے سرکاری سکول میں پڑتی تھی کیونکہ جس گاؤں میں وہ خود رہتے وہ انتہائی چھوٹا گاؤں جس کی وجہ سے سہولیات بھی محدود تھی گھروں کی تعداد بھی کوئی خاصی نہیں تھی لیکن ادھر جو سکون آمد بات تھی کہ لوگ سادہ اور ملنسار تھے ایک دوسرے کا دکھ درد سمجھنے والے اکثر گاؤں ایسے ہی ہوتے ہیں جہاں ایک دوسرا کی غم و خوشی کو اپنا سمجھا جاتا ہے جبکہ شہروں میں تو کوئی رات کو بلکتا مر بھی جائے ساتھ والے گھر کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی لیکن جہاں گاؤں کے فائدے ہیں ادھر عیلف کو ادھر نقصان بھی سمجھ میں آئے کہ ادھر بجلی کا ہمہ وقت غائب رہنا سکول ہسپتال جیسی ضروریات بھی منقود ہونا ایک الگ مسئلہ لیکن وقت پر پھلائے اڑ رہا تھا۔

عیلف گاؤں میں ہی چودھری کے گھر میں کام کاج کرتی ہے انٹر میڈیٹ تک تعلیم سے کوئی نوکری تو ملنے سے رہی اور اس گاؤں میں کوئی ملازمت کا انتظام بھی موجود نہیں تھا۔چودھری جلال جو کہ نام سننے والوں کو معلوم ہو جاتا ہے غصیلے لیکن اصول پرست انسان ہیں۔عیلف کی انھوں نے بہت مدد کی بلکہ وہ تو عیلف کو بہنوں کی طرح سمجھتے ہیں۔عیلف چودھرائن الفت کی نگرانی میں کام کرتی ہے۔

چودھرائن الفت نرم دل شفیق، باکردار خاتوں ہیں انھوں نے کبھی آسیہ کو یہ باور نہیں کروایا کہ وہ ملازمہ ہے۔چودھری صاحب کی عنایت کی وجہ سے گھر کے اخراجات پورے ہو جاتے ہیں یہی عیلف کے لیے کافی تھا۔پورادن ان کے گھر کے چھوٹے موٹے کام کرنے میں گزر جاتا لیکن ابریش کے آتے ہی عیلف کو ایک گھنٹے کی چھٹی دے دی جاتی کہ اپنی بیٹی کو کھاناوغیرہ کھلا کر ادھر لے آئے۔

چودھرائن الفت نے عیلف کو آواز دے کر بلایا عیلف آج چودھری کے خصوصی مہمان آرہے ہیں تو پورادن تمھارا باورچی خانے ہیں لگے گا اورہاں پریشان مت ہونا ابریش کو خادم حسین (ملازم) لے آئے گا ادھر ہی بچی ادھر ہی کھاناوغیرہ کھالے گی اورہاں کوئی کمی نہیں رہنی چاہیے مجھے تم پر اعتماد ہے اسلیے یہ کام تمھاری سربراہی میں دے رہی ہوں میں خود تمھارے ساتھ لگتی لیکن آج میری طبعیت ناساز ہے۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کوئی بات نہیں باجی آپ آرام کریں میں سنبھال لوں گی آپکے اعتماد کا بہت شکریہ اس کبھی میں ٹھیس نہیں پہنچاؤں گی بے فکر رہیں۔ جیتی رو اچھا میں چلتی ہوں پھر۔

ابریش جو کہ دوسرے گاؤں کے لیے روانہ تھی بس سے سے نکلتی ہوئے سڑک پر پتھر سے بری طرح ٹکرائی جس کی وجہ سے پاؤں ٹیڑھا ہونے ہی وجہ سے پاؤں میں موچ آگئی ساتھ ہی گاڑی کے بونٹ پر بیٹھا لڑکا یہ سب دیکھ رہا تو جو ادھر اپنے باپ کے کہنے پر ایک آدمی سے پیسے لینے آیا تھا۔

ابریش کو پاؤں پکڑے روتے ہوئے دیکھا تو اس کے پاؤں خود با خود اس طرف اٹھنے لگے۔ پنجوں کے بل جھکتے ہوئے اس نے بچی کو دیکھا جس کے چہرے پر بال آگئے تھے بے اختیاری میں ہاتھ بڑھا کر جب بال ہٹائے تو چند پل تو وہ مبہوت ہو گیا اتنا پاک حُسن گال سرخ ٹماٹر کی طرح لال جبکہ چھوٹی سے ناک بھی اس طرح کا منظر پیش کر رہی تھی۔ پاک شفاف شہد رنگ آنکھیں جن میں پانی کے شفاف قطرے بہ بہ کر عارض کو بھگو رہے تھے۔ ایسا حُسن تو اس نے کوٹھے کی دوشیزہ لڑکیوں میں بھی نہیں دیکھا تھا۔ ایک گہری نظر ابریش کے پورے سراپے پر ڈالی جو ابھی تک رونے میں مصروف تھی۔

ہائے لٹل گرل کیوں رو رہی ہو؟

ابریش نے ٹکر ٹکر کر کے اپنے سامنے بیٹھے لڑکے کو دیکھا جو مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا

ماما پاس جانا ہے روتے ہوئے وہ ایک ہی بات دوہرا رہی تھی زین نے گود میں اٹھاتے ہوئے اسے سکول کے دروازے تک چھوڑ آیا۔

ہیلو میک کدھر ہو؟ یار ادھر ایک بچی ملی ہے مجھے فل حسین وملائم وہ خباثت بکتے ہوئے اپنے دوست کو بتانا لگا اور ساتھ ہی زن سے گاڑی بھگاتے ہوئے گاؤں کی حدود سے نکلتا چلا گیا۔

زید آفریدی جو کہ ایک تیئیس سالہ بگڑا ہوا زانی اور حوست پرست لڑکا ہے جس کے دوست بھی سبھی ایسے ہی ہیں کہتے ہیں نا صحبت کا اثر ہوتا ہے کچھ ایسا ہی حال ادھر تھا ان کے گروہ میں پانچ لڑکے شامل تھے جو ایک سے بڑھ کر ایک ح رامی تھا۔ جن کی راتیں کوٹھوں پر گزرتی ہیں۔ زید آفریدی کا باپ آفریدی جو کہ کالے دھندوں میں ملوث انسانی اعضاء، لڑکیوں، چھوٹے بچوں کی اسمگلنگ کرتا ہے جبکہ بظاہر وہ ایک بزنس مین تھا۔ پیسوں کی ریل پیل تھی ہوتی بھی کیوں نہ حرام کی کمائی تھی۔ آرمی ہو یا پولیس سب ہی تو ملے ہوئے اس کے ساتھ کیونکہ پیسوں سے لوگوں کا ضمیر خرید رکھا تھا جو نہیں بکتے تھے ان کو م*ار دیا جاتا تھا یہ آسان تھا آفریدی کے لیے۔

زین آفریدی آفریدی صاحب کا ایک سپوت ان سے بھی چار ہاتھ آگے دوستوں کا کنگ مانا جاتا تھا کیونکہ سب ہی مطلب کے لیے ساتھ تھے غرض تھی تو بس پیسے ہی زین آفریدی کی وجہ سے ہی تو

سب عیش کرتے تھے پیسے کو سلامی تھی زین کی اکثر باتیں اسلیے ہی وہ برداشت کر جاتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے یہ ہی تو ان کی خزانے کی کنجی ہے۔

زین آفریدی کے گروپ میں میک، طلحہ، حماد، سفیان شامل تھے کل ملا کر یہ پانچ لوگوں کا گروہ تھا۔

عیلف نے خانے کے انتظامات کر لیے اتنی دیر میں ابریش بھی آگئی ابریش میری جان آپکے پاؤں کو کیا ہوا کیونکہ ایسی چل رہی ہیں ماما اس نے ساری بات عیلف کو بتائی۔اور یہ بھی کے کیسے وہ بھائی سکول چھوڑ کر آئے اور وہاں سکول گارڈ نے پاؤں کو ایسے ہلایا تو یہ پہلے سے ٹھیک ہو گیا لیکن ابھی بھی تھوڑا درد ہے لیکن گارڈ کے کہنا ہے کہ اس پر گرم پٹی باندھو گی تو ٹھیک ہو جاؤ گی۔

عیلف نے ابریش کو قریب کرسی پر بٹھایا اور ان لوگوں کی دل سے مشکور ہوئی جنھوں نے اس کی بچی کی مدد کی لیکن کہتے ہیں ناظاہر وباطن میں تضاد ہوتا ہے ہم نہیں جان سکتے کہ کونسا انسان کیسا ہے جو وہ ظاہر کر رہا ہے وہی ہے یا کچھ اور ہم سب نیک نہیں ہوتے بلکہ خدا کے پردے میں ہوتے ہیں۔

حضرت علی کا قول ہے: اگر انسان کو علم ہو جائے یہ انسان کیسا تھا لوگ ایک دوسرے کو دفنانا چھوڑ دیں

۔

ہم سنی سنائی باتوں پر یقین کر لیتے ہے وہ چاہیے برائی ہو یا اچھائی یہی عیلف سے غلطی ہوئی کہ اس نے زید آفریدی کو اچھا نرم دل لڑکا سمجھ لیا جس نے اس کے بیٹی کی مدد کی۔

عیلف نے ابریش کے پاؤں پر گرم پٹی باندھی اور سات کاموں میں مصروف ہو گئی۔چودھری صاحب کے گھر کام کرنے کا یہ بھی فایدہ تھا کہ باورچی خانے میں کبھی بھی مرد حضرات میں سے کوئی نہیں آتا تھا کوئی کام ہوتا تو باہر ہی بول دیا جاتا جس کی وجہ سے عیلف بہت پر سکون ہو کر اپنا کام کر لیتی تھی۔

ماما اذان ہو رہی ہے عیلف نے حیرت سے اپنی بیٹی کی طرف دیکھا کہ وہ کیا کہنا چاہ رہی ہے پھر بات سمجھ آتے ہی فطرت مسرت سے اپنی جان کے گال پر بوسہ دیا جیسے ابھی تک یاد تھا اذان کے وقت دوپٹہ لینا ہوتا ہے جو کہ کام کرتے ہوئے عیلف کے سر سے سرک کر کندھوں پر آگیا تھا۔

ابریش میری جان آپکو یاد ہے میں نے اذان کے متعلق آپکو کیا بتایا تھا؟

جی ماما اس نے دانت نکالتے ہوئے اپنی بھولی ماں کو دیکھا جو سمجھتی ہے ابریش کو کچھ نہیں آتا حالانکہ ابریش کو جو بات بتائی جاتی ہے وہ بھولتی نہیں کبھی۔

ایسی بات ہے تو بتاؤ میری جان کیا بتایا تھا؟

آپ نے بتایا تھا کہ اذان جب ہو تو خاموش ہو جاتے ہیں، سر پر دوپٹہ لیتے ہیں، کوئی کام کر رہے ہو تو اسے چھوڑ کر توجہ سے اذان سنتے ہیں، اذان کا جواب دیتے ہیں یعنی دہراتے ہیں

لیکن ماما وہ مجھے جو ارشادِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان ب

تائے تھے وہ میں بھول گئی ایک دفعہ پھر بتا دیں گی آپ؟

ہاں کیوں نہیں بیٹا ماما ضرور بتائے گی اپنی جان کو دھیان سے سنو پھر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"چار شخص بڑے سنگ دل اور بے رخے ہیں: (1) وہ جو کھڑے ہو کر پیشاب کرے، (2) وہ جو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے اپنی پیشانی صاف کرے، (3) وہ جو اَذان سنے اور اس کا جواب نہ دے، (4) وہ جو میرا ذکر سنے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

زبان سے اذان کا جواب دینے کا طریقہ یہ ہے کہ جو الفاظ مؤذن کہے وہی الفاظ دہرائے جائیں اور مؤذن جب حي علی الصلاۃ اور حي علی الفلاح کہے تو سننے والا ان کے بدلے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے، اسی طرح فجر کی اذان میں الصلاۃ خیر من النوم کی جگہ صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہے۔

ہم حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح پر لا حول ولا قوۃ الا باللہ اس لیے پڑھتے ہیں کیونکہ ہم اللہ سے کہتے ہیں اے نہیں ہے میرے میں طاقت کہ میں تیری طرف رجوع کر سکوں مگر اے اللہ تو بڑی طاقت والا ہے تو ہی مجھے توفیق دے کہ میں نماز کی طرف اور فلاح یعنی کامیابی و رہنمائی کی طرف آ سکوں اگر تو چاہے تو یہ ممکن ہے اگر تو نہ چاہے تو میرے کیا اوقات کہ رجوع کر سکوں۔

اذان کا جواب مکمل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے اور درج ذیل دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ، وَالصَّلَاۃِ الْقَائِمَۃِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ، وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّہٗ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص اذان سن کر یہ کلمات کہے گا وہ قیامت کے دن میری شفاعت کا مستحق ہو گا۔" (بخاری، 1/126)

اور بھی اذان کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: « إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ فَقَالَ أَحَدُکُمْ: اللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْھَدُ أَنْ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ، قَالَ: أَشْھَدُ أَنْ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ، قَالَ: أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَی الصَّلَاۃِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَی الْفَلَاحِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ، قَالَ: اللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ، قَالَ: لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ » . رَوَاہُ مُسلم". (مشکاۃ، باب فضل الأذان وإجابۃ المؤذن)

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مؤذن للہ اکبر للہ اکبر کہے، اور تم میں سے کوئی اس کے جواب میں للہ اکبر للہ اکبر کہے، پھر مؤذن اشھدان لا الہ الا اللہ کہے، اور یہ شخص بھی اشھدان لا الہ الا اللہ کہے، پھر مؤذن اشھدان محمدا رسول للہ کہے، یہ شخص بھی اشھدان محمدا رسول للہ کہے، پھر مؤذن حی علی الصلوۃ کہے، یہ شخص لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے، پھر مؤذن حی علی الفلاح کہے، یہ شخص لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے، پھر مؤذن للہ اکبر للہ اکبر کہے، تو یہ شخص بھی للہ اکبر للہ اکبر کہے، پھر مؤذن لا الہ الا اللہ کہے تو یہ شخص صدقِ دل سے لا الہ الا اللہ کہے، تو یہ (جواب دینے والا) جنت میں جائے گا) مسلم(

"وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: " اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَيَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِيَ الْوَسِیلَۃَ؛ فَاِنَّھَا مَنْزِلَۃٌ فِي الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِي اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُو اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِیلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ. رَوَاہُ مُسْلِم". (مشکاۃ، باب فضل الآذان واِجابۃ المؤذن)

ترجمہ: حضرت عبدللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں: فرمایا رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جب تم مؤذن کو سنو تو تم بھی وہی الفاظ کہو جو وہ کہہ رہا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو؛ کیوں کہ جو مجھ پر ایک درود بھیجتا ہے للہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر للہ سے میرے لیے وسیلہ مانگو وہ جنت میں ایک

درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک ہی کے مناسب ہے مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا، جو میرے لیے وسیلہ مانگے اس کے لیے میری شفاعت لازم ہے۔(مسلم)فقط واللہ اعلم

فتوی نمبر:144107200776

سبحان اللہ ابریش نے چہک کر کہا تھا۔ آج عیلف کو دلی خوشی ہوئی تھی کہ اس کی بیٹی اب بڑی ہورہی ہے اور باتوں کو سمجھتی ہے۔ کسی نے درست ہی کہا ہے ماں کی گود پہلی درسگاہ ہوتی ہے جو بچے کو علم فراہم کرتی ہے لیکن کچھ بچے حکم ربی کی وجہ سے پہلی درسگاہ سے محروم ہو جاتے ہیں اور کچھ ماؤں کی لاپرواہی تو کچھ مائیں جو علم و فہم نہیں رکھتی اس وجہ سے تعلیم یافتہ مائیں ہی تعلیم یافتہ سمجھ بوجھ رکھنے والی قوم دے سکتی ہے اس میں کوئی شک نہیں۔

ماضی

اس واویلے کے بعد بھی اس کی بھابھیوں کے دل کو سکون نہیں ملا تھا شاید نائلہ بھابھی نے بھی اپنا کردار ادا کرنا تھا یہ تو ناممکن سی بات تھی ایک قہر ڈھائے اور دوسری شیطان کو خیال نہ آئے کالے دل والے لوگ کہاں یہ سوچتے ہیں جس پر ظلم کیا جارہا ہے آخر ہے تو انسان ہی نا؟

نائلہ نے عیلف کی شادی کروانے کی ٹھان رکھی تھی اور گھر پر اعلان کر دیا میں سب کچھ خود کرلوں گی آپ سب بے فکر رہیں پھر ایک دن نائلہ نے کسی رشتہ کروانے والی کو بول کر جلد ہی رشتہ ڈھونڈ لیا۔

اداس ہاتھوں پہ شوخ مہندی رچا رہی ہے

وہ اپنے ہاتھوں سے اپنی میّت سجا رہی ہے

وہ نیم پاگل سی ایک لڑکی ہماری خاطر

زمانے بھر کی اذیتیں سر اٹھا رہی ہے

زمین والوں نے اس پہ جو آسماں گرائے

وہ چھت پہ بیٹھی خدا کو قصّہ سنا رہی ہے

تمام کالج میں ایسا لڑکا کوئی نہیں ہے

وہ مجھ پہ شرطیں سہیلیوں سے لگا رہی ہے

وہ میری آنکھوں کے صدقے اپنی تمام ہستی

بغیر سوچے بغیر سمجھے لٹا رہی ہے

بتا رہی ہے اداسیوں کے وہ اصل معنیٰ

وہ اپنے بچوں کو میری غزلیں سنا رہی ہے

بغیر تیرے ہمارا جینا ہے کیسا جینا؟

وہ روتے روتے چراغِ ہستی بجھا رہی ہے

خطوط، جن کو سمجھ رہی ہے وہ صرف کاغذ

خطوط کب، وہ تو اک زمانہ جلا رہی ہے

وہ لکھ رہی ہے محبتوں پہ کہانی

مگر نتیجہ وہ بارِ دیگر مٹا رہی ہے

رشتے کروانے والی نے لڑکے کی خوب تعریف کی جیسا ہوتا ہے رشتے کروانے والوں کو فقط پیسے سے غرض ہوتی تصویر بھائیوں کو دیکھائی تو ان نے کہا لڑکا تو کم عمر لگتا لیکن شریف لگ رہا ہے اور ویسے بھی ہماری عیلف کونسا بڑی ہے ابھی تو بیس سال کی ہوئی ہے۔ بات طے ہو گئی۔ رشتے کروانے والی نے بولا لڑکے والوں کو کچھ نہیں چاہیے جیسا عموماً بولا جاتا ہے وہی ہوا اگر نہ بھی کہا جاتا تو اتنا تو عیلف سمجھ گئی تھی اس کے بھائیوں نے پھوٹی کوڑی نہیں دینی تھی لیکن نادان ابھی جو دنیاوی حقائق کو نہیں سمجھتی تھی دل ہی دل میں اپنے ہونے والے شوہر سے متاثر ہوئی اگر چکہ عیلف کو تصویر تک دیکھانا کیا پوچھنے تک زحمت نہیں کی گئی۔

عیلف نے بھی سب کچھ وقت پر چھوڑ دیا اور آنے والی زندگی کے باہر میں سوچتی رہتی۔

جمعہ کے دن سادگی سے نکاح کی تقریب رکھی گئی۔ عیلف کو سادہ سے سرخ لباس میں ہلکے سے میک اپ سے گھر میں ہی تیار کر دیا گیا۔ اتنی سادگی میں بھی علیف بہت خوبصورت لگ رہی تھی ہر دیکھنے والا بے ساختہ ماشاءاللہ کہہ اٹھتا

بڑی بڑی کانچ ہی آنکھیں جن میں حیا صاف دیکھی جاسکتی، آنکھوں پر آئی لائنر سے کھینچی گئی لائن جو آنکھوں کو مزید قاتلانہ بنارہی تھی رخسار پر سرخی پھولے ہوئے سفید گال کٹاؤدار لب جو قدرتی گلابی تھی جن پر ہلکی سرخ سرخی نے مزید نمایاں کر دیا تھا سفید رنگت مزید نکھری ہوئی شادی کا روپ تھا شاید غرض علیف مکمل محبت کیے جانے کے قابل تھی عیلف خود بھی شرمائی لجائی ہوئی تھی ابھی تو جوانی کی دہلیز پر قدم جمائے تھے نئے نئے خواب آنکھوں میں رچائے جو ہر لڑکی کے ہوتے ہیں میرا ہمسفر ایسا ہو زندگی پر سکون ہو عزت کی زندگی گزاروں۔ لیکن اسے کیا معلوم تھا یہ فقط خواب ہی رہ جانے ہیں جو کسی کے پاؤں کی دھول بن جائیں گے۔

نکاح خواہ کی آمد ہوئی اور عیلف نے بغیر دیکھے کسی کو اپنے روح تک کی رسائی دے دی۔

باہر لوگوں کی سرگوشیاں عروج پر تھی جب انھوں نے لڑکے کو دیکھا جسے لڑکا کہنا ہی غلط تھا بلکہ وہ تو ایک پکی عمر کا مرد تھا سیاہ رنگ، لمبی لمبی مونچھیں جو ایسے رکھی ہوئی تھی کہ کوئی غنڈہ موالی کا نقشہ کھینچا ہوا تھا دیکھنے والا دیکھ کر ہی بول سکتا تھا کہ یہ انسان کیسا ہو گا

ساجد اور شاہد نے جب دیکھا تو وہ خود بھی پریشان ہوئے تھے یہ وہ لڑکا نہیں تھا جو دیکھایا گیا تھا لیکن خاموشی میں عافیت تھی اب نکاح کے بغیر تو بھجنے سے رہے اور ویسے بھی انھیں بھی جان چھڑانی تھی اپنی لہذا نکاح کر دیا گیا ایک اور زیادتی کر دی گئی

مرد کس قدر منافق ہیں یہ کوئی عیلف سے پوچھتا وہ سوچتی رہی اگر اس کا اور ارباز کے ساتھ ایسا ویسا کچھ تھا بھی تو معیوب کیا تھا اسلام نے ہی تو عورت کو بھی پسند کی شادی کا اختیار دیا ہے پھر کیوں یہ معاشرہ، والدین، بھائی بھول جاتے ہیں جبکہ اگر یہی نام نہاد بھائی خود کسی کو پسند کریں تو کوئی مسئلہ نہیں ہوتا ان کے ساتھ سب ہوتے ہیں اگر مرد شادی کرنا چاہے تو اسے کوئی نہیں کہتا ہمارے منہ پر کالک رنگ رہے، تم بدکردار ہو یہ الفاظ فقط عورت کے لیے بنے ہیں شاید اگر دیکھا جائے تو میرے بھائیوں نے بھی تو اپنی پسند کی شادیاں رچائی ہیں میں نے تو کبھی انھیں بدکردار نہیں کہا پھر کیوں ان کی غیرت میری دفعہ جاگ گئی؟ بھائی جب اپنی پسند کا بتاتے ہیں تو بہنیں بھا بھی بھا بھی پکارنے لگ جاتی ہیں اور ہر ممکن کوشش کرتی ہیں ہمارے بھائی کو اس کی محبت اس کی پسند مل جائے ماؤں کو مناتی ہیں بھائی کیوں نہیں یہ کرپاتے؟

لڑکیاں اگر گھر سے بھاگ جاتی ہیں تو میرا ماننا ہے کہ اس میں قصور گھر والوں کا بھی ہے جو اپنی بیٹیوں کو یہ آزادی نہیں دیتے بیٹی اگر کوئی پسند آئے تو بلا جھجک بتا دینا اگر موافق ہوا تو کر دیں گے اگر نا ہوا تو

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

سمجھائیں گے اپنی بیٹی کو اگر بھائی یہ مان دے دیں کہ بہن بس غلط راہ پر مت چلنا بلکہ حلال طریقہ اپنانا ہم ساتھ دیں گے ہم غیرت کے نام پر قتل نہیں بلکہ نکاح خود کروائیں گے معاشرے سے والدین سے ہم خود نمٹ لیں گے لیکن ہماری عزت کو داؤ پر نہیں لگانا ہم ساتھ ہیں اپنی بہن کے، عیلف کی آنکھ سے ایک آنسو بے مول ہو کر ہتھیلی پر گرا تھا یہ سوچتے ہوئے کہ مرد دوہری شخصیت کا حامل ہے

باہر رخصتی کا شور اٹھا تو عیلف کو اریشہ اور نائلہ نے ایک ایک بازو سے تھام کر کمرے سے باہر لے آئیں ہم معاشرے کے لیے کیا نہیں کرتے کبھی غیرت کے نام پر قتل کبھی غیرت کے نام پر زبردستی شادی کبھی رکھ رکھاؤ کے لیے اچھا کھانے کا انتظام تو کبھی اموات پر جھوٹے آنسو، اموات پر لوگوں کو خوش کرنے لیے کھانے کی تقریب کس لیے فقط معاشرے کے ساتھ چلنے کے لیے آج پھر معاشرہ جیت گیا تھا اور ایک معصوم لڑکی اس کی بھینٹ چڑھ گئی تھی۔

اریشہ اور نائلہ جو اسے کھانے کو دوڑتی تھیں آج وہ معاشرے کا منہ بند کروانے کے لیے اور دوسروں کی نظروں میں اچھا بننے کے لیے بازوں سے تھامے ہوئی تھی۔ انسان سے بڑا کوئی مکار ہو سکتا ہے انسان تو گرگٹ کو بھی مات دے دیتا ہے۔ کتنے روپ ہیں ایک انسان کے یہ اندازہ لگانا مشکل امر ہے۔

گاڑی کے قریب لے جاتے ہوئے بھائیوں نے بھی زندگی میں پہلی دفعہ گلے لگا ہی لیا اور عیلف کو لگا یہ آخری بار بھی ہو گا۔ پھر بھابھیوں نے بھی گلے سے لگایا اور اس طرح عیلف کو رخصت کر دیا گیا ایک نئے عذاب میں جہاں مزید مشکلات اس کی منتظر تھی.

حال

ایک دن ابریش کی ٹیچر نے عیلف کو سکول میں بھلایا تھا ادھر زین جو ابریش کو جال میں پھنسانے کے لیے ہفتے بھر سے چاکلیٹ وغیرہ دیتا تھا قسمت کا کام تھا ملانا اس لیے ہی شاید، عیلف کی ملاقات زین سے ہوئی جو دیکھنے میں سلجھا دیکھائی دیتا تھا ابریش بھی جاتے ہی زین سی چمٹ گئی تھی عیلف نے یہ دیکھا تو اسے بہت معیوب لگا ابریش کو گھر جا کر سمجھانے کا سوچ کر اس دن کے لیے زین کا شکریہ ادا کیا اور سکول میں چلی گئی۔

زین نے ابریش کا بائیو ڈیٹا نکلوایا تھا جس پر اسی بہت کیمنگی ڈی خوشی ہوئی کہ اس کے سرپرست میں فقط ایک طلاق یافتہ عورت تھی یعنی وہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھی۔

ہیلو میک آج رات فام ہاؤس تیار رکھنا مچھلی جال میں پھنس چکی ہے وہ خباثت بکتا اپنے دوستوں کو فارم ہاؤس پر مدعو کر چکا تھا اس کا دل ایک دفعہ بھی نا کانپا میں کسی معصوم بچی کی بات کر رہا ہوں نہ کہ طوائفوں کی۔

کوئی بھی پیدائشی جسم فروش نہیں ہوتا یہ ہمارا معاشرہ ہی ہے جو طائف بننے پر اکساتا ہے کبھی مجبور کر کے تو کبھی زبردستی کوئی بھی عورت چاہے وہ پیدائشی جحرہ ہی کیوں نا ہو وہ کبھی بھی جسم فروش نہیں کرنا چاہے گی۔

کوٹھے پر طوائف کا جسم نہیں بلکہ شریف زادوں کا ایمان بِکتا ہے

اور ہاں میک پہلے میں اس کے حسن کو خراج تحسین پیش کروں گا سمجھ گئے یہ بات باقیوں کو بھی سمجھا دینا تم لوگوں کے اسرار پر ہی میں تم لوگوں کو بھی موقع دے رہا ہوں ورنہ میرا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ ایسے بول رہا تھا جیسے کسی بے جان چیز کی بات کر رہا جیسے کو کھلونا دوست آپس میں مل بانٹ کر کھیلے ہیں اس طرح ہی شاید وہ عورت کے جسم کے ساتھ شروع سے کھیلے آرہے تھے اسلئے انھیں کوئی اندازہ ہی نہیں تھا وہ کیا کرنے جارہے ہیں۔

جن کے گھر والے فقط بیٹیوں کو لگام ڈالنے میں لگے رہتے اور بیٹوں کو کھلی چھوٹ دے دیتے ہے تو پھر یہی ہوتا ہے۔

زین آفریدی امیر تھا لیکن اس کے باقی دوست متوسط گھرانے سے تعلق رکھتے تھے لیکن والدین کے اکلوتے، چھوٹے ایسے نقطہ نظر نے ان کو زانی بنا دیا تھا گھر والوں کو کاموں کان خبر بھی نہیں تھی ان کے بیٹے تنہائیوں میں کیا گل کھلا رہے تھے۔

بچے پیدا کرنا ہی سب کچھ نہیں ہوتا بچے تو جانور بھی پیدا کر لیتے ہیں اصل مقصد تو تربیت ہوتا ہے علم و فہم کی وجہ سے ہی تو انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کا اعزاز حاصل کیا گیا ہے اگر انسان ہی جانوروں والی حرکات کرے گا تو اشرف المخلوقات کہنا معیوب نہیں ہو گا؟ بلاشبہ جانوروں میں جنسی تعلق بنانے کے لیے کوئی حدود مقرر نہیں گئی گئی وہ کسی سے بھی مباشرت کر سکتے ہیں ان کا نکاح جیسا مقدس تعلق نہیں ہوتا کیوں؟ کیوں کہ وہ جانور ہیں اب ہمیں خود میں یہ جھانکنے کی ضرورت ہے آیا ہم اشرف المخلوقات ہیں یا جانور؟

زین آفریدی کا گروہ اشرف المخلوقات کی صفات سے کنارہ کش ہو چکا تھا۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے تم بس لے آؤ باقی کی فکر مت کرو میں سنبھال لوں گا۔

چل پھر رکھتا ہوں یہ کہتے ہی فون کو جیب میں اڑستے وہ سکول کے گیٹ کی طرف متوجہ ہو گیا تھا چھٹی ہونی میں ابھی تقریباً دو گھنٹے رہتے تھے ابریش کی ماں کو اس نے سکول سے جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا یعنی میدان صاف تھا۔

عیلف کا دل آج بہت گھبر ارہا تھا جیسے کچھ غلط ہونے والا ہو وہ صبح ابریش کی اس لڑکے سے بے تکلفی دیکھ کر بھی پریشان تھی اور سمجھانے کا ارادہ بھی رکھتی تھی ایسے کہ کسی انجان سے بے تکلف نہیں ہوتے لیکن دور کھڑی قسمت نلاں تھی کہ اب شاید پانی سر سے گزر چکا تھا۔ماؤں کے دلوں کو تو پہلے ہی محسوس ہو جاتا میرا بچہ تکلیف میں ہے کسی انہونی ہونی سے پہلے وہ کچھ حد تک بے چین ہو جاتی ہیں۔ عیلف نے بے دلی سے کام کرنے شروع کیے پہلے تو دل کیا ابھی جاکر ابریش کو لے آئے پھر یہ سوچ کر کہ ابھی تو چھوڑ کر آئی ہوں آجائے گی کاش اسے پتا ہوتا اس کی بیٹی پر کیا ظلم ہونے والا ہے تو اڑ کے اس کو اپنے حصار میں چھپا لیتی

لیکن کہتے ہیں نہ کچھ کاش کاش ہی رہ جاتے ہیں اور ساری عمر کے پچھتاوے مقدر بن جاتے ہیں

ماضی

گاڑی منزل پر رواں دواں تھی جبکہ عیلف پچھلی نشست پر اپنے ہمسفر کے ساتھ براجمان تھی۔ عیلف کے دل کے کسی کونے نے پکارا تھا کہ اپنا ہمسفر دیکھنا چاہیے لیکن پھر ڈپٹ دیا۔ پتہ نے زندگی کا یہ دوسرا باب خوبصورت ہو گا یا تلخ انھیں سوچیں میں تھی کہ گاڑی ایک جھٹکے سے روکی تھی۔ خاور نے دار سے دروازہ کھولا اور بغیر ایک غلط نظر ڈالے محل نما کوٹھی میں داخل ہو گیا۔ کچھ لمحے تو عیلف کو سمجھ ہی نہ آخر یہ ہوا کیا تھا یعنی قسمت نے کھائی سے نکال کر کنواں میں گرا دیا تھا۔

ادھر بھی ظلم سہنے پڑے گے آخر زندگی کا یہ امتحان ختم ہونے کا نام کیوں نہیں لیتا۔

اپنی طرف کا دروازہ کھول کر وہ اس محل میں قدم رکھ چکی تھی۔ گھر جتنا باہر سے دیکھ کر خوبصورت لگتا تھا اندر سے مزید دلکش تھا۔ لیکن لگتا تھا گھر کے مقیم احساسات سے عاری تھے۔ کسی نے بھی خوش آمد کہنے کی زحمت نہیں کی تھی۔ حیران کن بات تھی کہ بھابھیوں کو باتیں کرتے سنا تھا کہ خاور کی دو بہنیں اور ایک بھائی بھی تھے یعنی جس کدھر یہ گھر سنسان منظر پیش کر رہا تھا معلوم نہیں ہو رہا تھا ادھر کافی مقیم رہائش پذیر ہوں گے۔

سلام باجی میرا نام راشدہ ہے آئیں آپکو صاحب کا کمرہ بتا دوں

وعلیکم السلام لیکن کمرے میں تو وہ گئے ہیں۔ عیلف نے ہچکچاہٹ کا شکار ہوئی تھی ایک تو اس انسان کا یوں تنہا چھوڑ جانا پھر اسی کے کمرے میں جانا کتنا توہین آمیز تھا ایک عورت جو اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بس ایک انسان سے منسوب ہو چکی ہوتی ہے اسی کو اپنا سب کچھ مان لیتی ہے اگر وہی پیٹھ دیکھائے تو زندگی ایک نوکیلی وناہموار رہ پر چلنے کے مترادف ہوتی ہے۔

بی بی صاحب تو چلے گئے ہیں اب انھوں نے صبح کے قریب ہی آنا ہے

آئیں میرے پیچھے آپکو کو کمرہ دیکھاؤ

عیلف نے مردہ قدموں سے اس خاتون کا پیچھا کیا تھا جو یقیناً ادھر کی ملازمہ تھی۔ کمرے کے پاس پہنچتے ہی راشدہ نے کمرے کے بارے میں بتایا پھر وہ چلی گئی۔

کمرے نہایت نفیس تھا لیکن جو بہت معیوب بات تھی وہ تو تھی دیوار پر چسپاں عجیب و غریب تصویر جن میں کوئی مرد نما انسان ہر تصویر میں کسی نا کسی لڑکی کے موجود تھا۔یعنی جو مرد نظر آرہا ہے ہوی میرا شوہر ہے

یااللہ یہ کیسی آزمائش ہے جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی

عیلف نے بیڈ کا رخ کیا کمر اب بس ٹوٹنے کے قریب تھی۔ نکاح ہونے سے کچھ دیر پہلے ہی بھابھیوں نے جان چھوڑی تھی صبح فجر کی نماز کے بعد سے کام میں لگی ہوئی تھی۔

ایسے ہی سوچوں میں کب نیند آئی علم ہی نا ہو سکا۔

آنکھ تو تب کھلی جب خود کے قریب کسی کو محسوس کیا جس کی سانسوں کی تپش آسیہ کو اپنے منہ پر پڑتی ہوئی محسوس ہوئی تو اس نے پٹ سے آنکھیں کھولی تو دماغ میں جھماکا سا ہوا یعنی واقعی تصویروں ہوا شخص ہی اس کا شوہر تھا وہ کوئی خواب نہیں تھا۔

خاور جو شراب کے نشے میں بلکل ڈوبا ہوا تھا اس نے جب اپنے کمرے میں کسی صنف نازک کو دیکھا تو دماغ پر زور ڈالنے سے یاد آیا کہ آج تو اس کی شادی ہوئی تھی اور یہ لڑکی وہی ہو گی خوبصورت نین و نقش والی۔

وہ آرام سے اپنے حقوق وصول کر چکا تھا آسیہ کی مزاحمت سب رائگاہ گئی تھی پھر عیلف نے بھی ہار مان لی تھی کیونکہ شوہر تھا اس کے حقوق کی تلفی کرتی تو خدا کو بھی جوابدہ ہونا پڑتا۔

رات کے باقی پہر بھی گزر گئے ابھی ان کو سوئے کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ دروازے پر ہونے والی دستخط نے نیند میں خلل ڈالا تھا۔

خاور نے جھنجھلا کر دروزے کی طرف لپکا تھا لیکن اپنے کمرے میں کسی اور کی موجودگی محسوس کرتے ہوئے اس کا دماغ بھک سے اڑا اور پھر رات کا منظر یاد آتے سارا نشہ ایک ساتھ اڑن چھو ہوا تھا۔

سنو لڑکی

جی عیلف نام ہے میرا عیلف نے بھڑائی ہوئی آواز میں جواب دیا تھا یعنی اس شخص کو میرا نام تک نہیں پتا

جو بھی نام ہے تمھارا خود کا حلیہ درست کرو تا کہ میں دروازہ کھول سکوں۔

آسیہ نے فوراً سے کبڈ سے سوٹ نکال کر واش روم کا رخ کیا تھا صد شکر کہ وہ کمرے میں موجود تھا

خاور تو ادھر نیند پوری کر رہا اُدھر ہمارا سارا مال پکڑا گیا ہے

غضب ہو گیا کیسے ہوا بھائی

یاور نے ایک کاٹ دار نظر اپنے بھائی پر ڈالی تھی جو ایسے آرام سے بغیر کسی شرم و حیا کے اس کے سامنے کھڑا سوال جواب کر رہا تھا۔

جلدی سے میرے پیچھے آؤ دس منٹ میں

یاور خاور کا بڑا بھائی تھا یہ دونوں لڑکیوں کی اسمگلنگ کرتے ہیں معصوم لڑکیوں کو جھانسے میں لا کر باہر کے ملک کا لالچ دے کر بیچ دیا جاتا اور یہ کام اس کدھر ہوشیاری سے کیا جاتا کہ دیکھنے والوں کو یہی معلوم ہوتا لڑکی اپنی رضامندی سے سب کر رہی یہ جانتے ہوئے بھی کہ ان کی خود بھی بہنیں ہیں وہ یہ کام خوش اسلوبی سے سر انجام دے رہے تھے۔

خاور کی دو بہنیں تھیں شیزہ جو دو مہینوں کی شادی کے بعد ہی علیحدگی اختیار کر کے بھائیوں کے پاس رہنے آ گئی اور اب ادھر کی ہی ہو گئی۔ اٹھائیس سالہ نبیلہ اپنی بہن کے نقش قدم پر چل رہی ہے یہ جانے بغیر کس کھائی کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔

خاور کو کام کے سلسلے باہر گئے ہوئے مہینہ ہو گیا تھا وہ شاید بھول چکا تھا شادی شدہ بھی ہے عیلف کا حال پہلے سے بھی برا تھا خاور کی بہنوں نے ناک میں دم کر رکھا تھا۔

کدھر کو چلی شاہی سواری

وہ مجھے بھوک لگی ہے صبح سے کچھ نہیں کھایا تو کچن میں کھانے کے لیے جا رہا۔

شیزہ نے عیلف کو کڑے چھتوں سے گھورا تھا۔

سنو لڑکی میرے بھائی کی مت ماری گئی تھی جو تم جیسی مکار لڑکی سے شادی رچا بیٹھا تمھارے گھر والوں نے تو جیسے جان چھڑائی ہے تم سے کبھی تمھارا اتا پتا تک نہیں کیا اوپر سے جہیز نام پر ایک پھوٹی کوڑی نہیں دی۔ تمھیں کیا لگتا ہے تمھیں میں ادھر مہرانی بنا رہنے دوں گی؟ اوپر سے نخرے ایسے دیکھا رہی جیسی کوئی رائی کا پہاڑ کھود رہی تھی صبح سے اور ایک بات کان کھول کر سن لو مفت کی روٹیاں نہیں توڑ سکتی تم تمھیں ہم آرام کرنے کے لیے نہیں لائے چلو اب دفعہ ہو جاؤ اور جا کر پہلے میرے لیے قہوا تیار کرو پھر کوئی اور کام کرنا۔

اتنی تزلیل پر عیلف کی آنکھیں لبا بہ لب پانیوں سے بھر گئی تھی۔ اس نے جلدی سے کچن کا رخ کیا تھا اس سے پہلے شیزہ پھر سے شروع ہو جاتی۔

یا اللہ اب تو صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا ہے میں کیا کروں۔ جہیز کے نام سے میرا ادھر بھی جینا حرام ہو گیا ہے۔ اسلام میں تو جہیز حرام ہے پھر بھی لوگ اس کا طعنہ دیتے ہیں جتنے یہ امیر ہیں ان کو بھلا کیا جہیز کی ضرورت سب کچھ تو موجود ہے لیکن شاید میں غلط ہوں مال کی حرص کبھی بھی لالچی انسان کے لیے ختم

نہیں ہو سکتی امیر لوگ تو زیادہ لالچی ہوتے جو خاندانی لوگ تو ایسے نہیں ہوتے ہاں جو لوگ ابھی امیری کی طرف آئیں ہوں ان کا لالچ ان کو کہی کا نہیں چھوڑتا یہ زیادہ کی طلب انسان کو گمراہ کر دیتی ہے۔

کاش اللہ میرے بھائیوں نے میرے سر پر مان بھرا ہاتھ رکھ کر کہہ دیا ہوتا اُدھر کوئی مسئلہ ہوا کوئی ظلم وزیادتی ہوئی تو برداشت مت کرنا آجانا ہم سنبھال لیں گے۔ کاش بھائیوں نے مجھے سب کے سامنے اتنا حقیر نہ کر دیا ہوتا کہ اب لوگ مجھے طعنہ دیتے جن بیٹیوں کے گھر والے شادی کے بعد پیچھے جا کر یہ باور نہیں کرواتے ہماری بیٹیاں بہنیں لاوارث نہیں ہیں ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک ہوتا ہے۔ ہم کیسے جان سکتے ہیں جہاں اپنی بچی کو بھیجا ہے وہ لوگ انسانوں والا سلوک کرتے بھی ہیں یا نہیں جب تک ان کی خبر گیری نہیں رکھیں گے۔

عیلف نے سرد آہ بھر کر چولہے کی طرف دیکھا تھا جہاں قہوہ تیار ہونے والا۔ آگ کی طرف نظر مرکوز کرتے ہوئے سوچا تھا آگ میں اور میرے میں کیا فرق ہے ہم دونوں ہی کے مقدر میں شاید جلنا لکھا ہے لیکن یہی آگ ایک دن زرا سی غفلت سے سب سب کچھ راکھ کر سکتی تھی اب دیکھنا یہ تھا کیا عیلف وہ آگ بن پاتی ہے۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

قہوہ شیزہ کو دینے کے بعد اس نے کمرے کا رخ کیا تھا کافی دنوں سے اس کی طبعیت بوجھل تھی پہلے تو کبھی ایسے نہیں ہوا تھا۔ اوپر سے بخار کی حدت سے پورا جسم جل رہا تھا۔

کچھ صبح سے بھوکی اور مسلسل کام کرنے سے سب کچھ دھندلا دھندلا سے دیکھائی دے رہا تھا۔ اس سے پہلے وہ گرتی اندر داخل ہوتے خاور نے عیلف کو اپنے مضبوط حصار میں لیا تھا۔

سنو لڑکی کیا ہوا تمھیں وہ مسلسل اس کا چہرہ تھپتھپا رہا تھا۔

آخری حرکت جو عیلف نے محسوس کی تھی وہ خاور کے اس کو اٹھا کر باہر کی طرف لے جانا تھا۔

مسٹر خاور آئیں میرے ساتھ۔

خاور ڈاکٹر کے ہم قدم ہوا تھا

ہاں کہو کیا ہوا اس کو

ڈاکٹر نے تعجب سے اس آدمی کا چہرہ دیکھا تھا اور پھر عیلف کے معصوم چہرہ ذہن میں گھوم گیا تھا۔

دیکھیں مسٹر خاور آپ کی زوجہ امید سے ہیں ان کو بہت کمزوری ہے کچھ نا کھانے کی وجہ سے وہ بہوش ہو گئی تھی اب وہ پہلے سے بہتر ہے لیکن آپ کو احتیاط کرنی ہوگی وہ کمزور ہیں ذرا سی لاپرواہی سے ماں اور بچے لوگوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

خاور نے حیرت سے ڈاکٹر کو دیکھا تھا تو کیا مطلب میں باپ بننے والا ہوں۔

جی ہاں آپ ان سے مل سکتے ہے ڈرپ ختم ہوتے ہی ان کو لے جاسکتے ہیں۔

خاور نے سر کو خم دیتے کمرے کا رخ کیا تھا۔

عیلف کی آنکھوں اس وقت خاور کے چہرے پر کوئی تاثر تلاش کرنے کی تگ ودو میں تھی لیکن اس کا چہرے بلکل سپاٹ تھا۔

خاور نے نرمی سے عیلف کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔

دیکھو لڑکی اب تم میرے بچے کی ماں بننے والی ہو اس لیے احتیاط سے کام لینا میں خوش ہوں مجھے وارث دے رہی ہو وہ میرا بازو بنے گا۔

اولاد کی دعامیں بیٹے کی خواہش

بیٹی کی پہلی حق تلفی ہے !!

عیلف جو دل میں خوش ہوئی تھی کہ اسے خوشی ہوئی لیکن اس کی وارث والی بات پر خوفزدہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا تھا۔ پھر ہمت کرکے لبوں کو حرکت دے کر سوال پوچھ بیٹھی۔ جو شاید نہیں یقیناً اسے نہیں پوچھنا چاہئے تھا۔

اگر بیٹی ہوئی تو؟

زبان گدی سے کھینچ ڈالوں گا اگر لڑکی کی بات بھی کی لڑکا چاہیے مجھے۔

عیلف کی سانس حلق میں اٹکی تھی۔

چلو جلدی اٹھو گھر بھی جانا ہے خاور کی نرم آواز پر اس کو کچھ حوصلہ ہوا تھا شاید وقت پر یہ ٹھیک ہو جائیں اگر لڑکی ہو بھی گئی تو کونسا مار دیں گے ان کا ہی خون ہو گا ایسے تو نہیں کر سکتے۔

گھر آنے کے بعد یہ خبر سب کو سنائی گئی تھی یاور تو بہت خوش تھا آخر چچا بننے والا تھا اس نے خود شادی نہیں کی تھی یہی وجہ تھی ایک ننھے وجود سے الفت محسوس ہو رہی تھی۔

جب کہ شیزہ کے اندر تو آگ بھڑک اٹھی یعنی اس لڑکی نے اپنے قدم جما لیے لیکن خوش جتنا ہونا ہو جاؤ میرے عتاب سے بچ نہیں پاؤ گی تمھیں کبھی بھی اس حویلی کی مالکن نہیں بننے دوں گی میں ہوں اس مالکن بس۔ اس کے اندر حسد کی آگ جل رہی تھی اور حاسدوں کو کوئی بھی چیز اتنا خوش نہیں کر سکتی جتنا کسی سے اس کا حق چھینا۔

وقت پر لگا کر اڑتا گیا اور پتا بھی نہ چلا اور وہ دن آ گیا جس دن بچے کی پیدائش ہونی تھی۔ خاور کا رویہ اب پہلے سے بہتر تھا۔ ایک ننھے وجود نے عیلف کی زندگی کو تھوڑا سہل بنا دیا تھا۔ خاور عیلف کی ضرورتوں کا خیال رکھتا تھا لیکن اس کے غیر موجودگی میں عیلف کو سارا کچن کا کام کرنا ہی ہوتا لیکن وہ خوش تھی اس میں بھی کہ اس کا شوہر تو ساتھ ہے گھر کے کاموں یا نندوں کے رویے کی اس کو عادت ہو چکی تھی۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

جس عورت کا شوہر ساتھ ہو پھر وہ سب ظلم بھی ہنسی خوشی سہ لیتی ہے۔

ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر آئی تو خاور نے لپک کر پوچھا تھا

ڈاکٹر میری بیوی اور بچہ کیسا ہے۔

ڈاکٹر نے مسکرا کر اس آدمی کو دیکھا تھا جو پہلی ملاقات میں ان کو بہت برا لگا تھا لیکن اب اس کے چہرے پر متفکر دیکھ کر وہ مطمئن ہوئی تھی شاید وہ معصوم لڑکی اس سنگ دل کے دل میں گھر کر گئی ہے

۔

جی آپ کی بیوی اور بچی دونوں ٹھیک ہے ابھی ان کو کمرے میں شفٹ کر دیا جائے گا آپ ان سے مل سکتے ہیں۔

بچی کا سن کر خاور نے پہلو بدلہ تھا ہاں اس کو بیٹی نہیں بیٹا چاہیے تھا لیکن اس نے فل وقت خاموشی اختیار کر لی تھی۔

وقت گزرتا گیا خاور کا رویہ عیلف سے اب تلخ ہو چکا تھا وجہ شیزہ اور نبیلہ کا اس کو بھڑکانا تھا۔ جب بھی وہ گھر آتا کوئی نا کوئی ایسی بات ہو جاتی جس کی وجہ سے پھر واپس کام پر چلا جاتا اور پھر مہینوں گھر پر نہ آتا عیلف کو سمجھ نہیں آتی تھی آخر یہ ہو کیا رہا ہے اور خاور مہینوں مہینوں کہاں رہتا ہے۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

خاور پھر سے اپنے پرانے مشغلے میں مشغول ہو چکا تھا۔ کام کے بعد حرام تعلقات پھر وہی معمول کا دن۔ عیلف سے جو لگاؤ ہوا تھا اس کے خلاف باتوں نے سب کچھ زائل کر دیا تھا۔ اب اس کا عیلف کو دیکھنے کو بھی دل نہیں کرتا تھا حتیٰ کہ وہ اپنی بیٹی تک کو فراموش کر چکا تھا۔ آئے روز لڑائی جھگڑا مار کٹائی اب تو معمول کی بات بن چکی تھی۔

اس کا خیال تھا کہ اب عیلف میں کوئی خاص بات ہے ہی نہیں وہ تو خریدی عورتوں سے بھی کم تر ہے لیکن حرام کھانے والے حلال کی لذت حاصل نہیں کر سکتے یہی وجہ تھی خاور کو حلال و حرام میں فرق معلوم نہیں ہو رہا تھا۔

دو سال ایسے ہی گزر گئے عیلف اب اپنی بچی کی وجہ سے سب کچھ خاموشی سے سہتی دن بھر کام کرتی خاور جب آتا کسی نا کسی وجہ سے کبھی جسمانی کبھی ذہنی تشدد سہتی۔ اس تمام عرصہ میں بھائیوں میں سے کسی نے پلٹ کر نہیں دیکھا ہے۔

ایک دن ابریش کو بہت سخت بخار تھا۔ شیزہ اور عیلف دونوں مل کر ہسپتال لے کر گئی لیکن وہاں خاور بھی کسی وجہ سے آیا تھا یہ بات عیلف کو معلوم نہیں تھی۔ عیلف اپنے دھیان سے چل رہی تھی کہ کسی سے ٹکرا گئی معذرت کر کے وہ گزرنے لگی کہ ارباز نے بے اختیاری میں بازو سے پکڑ روکا۔ عیلف نے جب ارباز کو دیکھا تو اس کا سانس حلق میں اٹک گیا یہ دوسری ملاقات تھی لیکن وہ نہیں چاہتی تھی کوئی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اس کو ارباز کے ساتھ دیکھے کیونکہ عورت کے کردار پر انگلی اٹھانا بہت آسان ہوتا ہے۔ عورت مرد کے ساتھ تنہا پائی جائے یا بھرے بازار میں اس کو بدکردار کہنے میں عار محسوس نہیں کیا جاتا اور یہ وہی لوگ کہنے والے ہوتے ہیں جن کا دماغ غلاظت سے بھرا ہوتا ہے۔

ارباز اس سے کچھ پوچھ رہا تھا لیکن عیلف نے بغیر کوئی جواب دیے جلدی سے رخ پھیر کر ادھر سے جانے کی کوشش کی لیکن سامنے خاور کو طیش میں گھورتے ہوئے دیکھ کر اس کا دل کچھ غلط ہونے کا گمان کرنے لگا۔

خاور نے آگے بھر کر عیلف کی کلائی کو دبوچا اور اس کو گھسیٹتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

مرد خود بیشک جتنا چاہیے رنگ رلیاں منائے لیکن اپنی عورت پر کسی کی نظر دیکھ لے تو غیرت جاگ جاتی ہے۔ ارباز اس واقعہ کے بارے میں ذکر کر رہا تھا جس کی وجہ سے عیلف کی شادی کر دی گئی وہ معافی مانگ رہا تھا۔ عیلف نے تو البتہ کچھ نہیں سنا تھا لیکن خاور سب سن چکا تھا۔

تم کم ذات عورت اس بچی کا نام لے کر اپنے پرانے یار سے ملنے گئی تھی تمھیں شرم نہیں آئی ایک بچی کی ماں ہوتے ہوئے اتنا گرتے ہوئے۔ عیلف نے پھٹی نظروں سے سامنے سوال جواب کرتے شخص کو دیکھا تھا۔ آج پھر وہی رسوائی اس دن تو نکال دیا گیا آج کونسی سزا تجویز ہونی تھی اس کا سوچ سوچ کر ہی دل دہل رہا تھا۔

حویلی کے سب ملازم کے سامنے اتنی تزلیل پر عیلف کا دل کیا زمین پھٹے اور اس میں سما جائے۔

دیکھیں خاور میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے میں نہیں جانتی وہ کیا لینے آیا تھا۔

عیلف نے اپنا دفع کرنا چاہا تو شیزہ کے خرافائی دماغ نے فوراً منصوبہ تیار کیا تھا۔

خاور میں تمھیں پہلے ہی کہتی تھی یہ عورت عزت کے لائق نہیں پہلے بھی کئی بار وہ لڑکا میں نے حویلی کے باہر دیکھا ہے لیکن میں تمھیں کچھ نہیں بتایا کہ اب تم ایک بچی کے باپ ہو بچی کو ماں سے الگ کر دو گے تو بچی پر کیا اثر پڑے گا۔

خاور آپے سے باہر ہوتا عیلف پر ٹوٹ پڑا تھا گالیاں بکتا عیلف کو اتنا مارا کے اس کا وجود ادھ موا ہونے کی عکاسی کر رہا تھا۔غنودگی میں جاتے ہوئے جو آخری الفاظ اس نے سنے وہ عیلف کو لگا تمام مار سے زیادہ تکلیف دہ تھے یعنی پھر سے اس کے سر سے چھت چھین لی گئی۔

کاش لڑکیوں کا بھی کوئی اپنا گھر ہوتا ماں باپ بھائیوں کے گھر اس کو یہ کہا جاتا ہے وہ پرائی ہے ایک دن اس کو رخصت کر دیا جائے گا اور شوہر کے گھر یہ سننے کو ملتا ہے وہ پرائے گھر سے آئی ہے۔

چڑیاں ہوتیں ہیں بیٹیاں

مگر پنکھ نہیں ہوتے بیٹیوں کے

میکے بھی ہوتے ہیں

سسرال بھی ہوتے ہیں مگر

گھر نہیں ہوتے بیٹیوں کے

میکہ کہتا بیٹیاں تو پرائی ہیں

سسرال کہتا یہ تو پرائے گھر سے آئیں ہیں

یا خدا آخر تو ہی بتا

آخر یہ بیٹیاں کس گھر کے لیے بنائی ہیں؟

دو دن کے بعد عیلف کو ہوش آیا تھا اور اس کا دل چاہتا تھا کاش کبھی اس کو ہوش نہ ہی آتا۔ وہ تھک گئی تھی لیکن شاید اس کی مسافت ابھی طویل تھی۔

یا اللہ! کاش ایسا ہو جاتا جب انسان تھک جاتا تو مر جاتا

لیکن اس کو ہمت کرنی تھی اپنی بیٹی کے لیے شکر ہے عدت تک کی مہلت مل گئی تھی اس اعلیٰ شان محل میں۔

عدت کے دن مکمل ہوئے تو عیلف کو اس گھر سے بھی نکال دیا گیا اور کچھ نوٹ بکھاری سمجھ کر تھما دیے

۔

عیلف نے ایک بزرگ کی ٹیکسی کو روکا اور اپنے بھائیوں کے گھر جانے کا سوچ کر بزرگ کو رستہ سمجھایا
۔

عیلف پھر سے سوچوں میں غرق ہو گئی شاید اب باقی زندگی ماضی کو یاد کرتے کرتے ہی گزر جانی تھی۔

ایک چیز جو عیلف نے سمجھی کہ اگر مرد کان کے کچے ہوں تو زندگی جہنم کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔

خاور نے فقط دوسروں کی سن کر اس کے ساتھ جانوروں والا رویہ اختیار کیا کبھی بہنوں کی سن کر تو کبھی غیروں کی

مرد ہو یا عورت اگر وہ کسی بھی رشتہ میں دوسروں کی باتوں پر زیادہ یقین کرے تو حالات اس طرح کے کشیدہ ہی ہوتے ہیں۔

بیٹا آپ کی منزل آگئی ہے۔

بزرگ کی آواز پر عیلف نے باہر ہی طرف دیکھا یہ وہی جگہ تھی جہاں سے اس کو نکلا گیا تھا آج قسمت پھر اسی مقام پر لے آئی تھی۔

عیلف نے ابریش کو گود میں اٹھایا اور چھوٹا سے بستہ اٹھانے لگی کہ وہ بزرگ خود ہی ہاتھ سے لے چکے تھا شاید ان کو ترس آگیا تھا۔

چار بجے کا وقت تھا اس وقت بھائی لوگ کام سے آچکے ہوتے تھے۔ اس نے سرد آہ بھر کر دروازے کی گھنٹی بھائی کچھ ہی دیر میں روزے پر نائلہ موجود تھی اس نے ہکا بکا ہو کر عیلف کو دیکھا تھا جس کی حالت سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا وہ خیر سے تو بلکل نہیں آئی۔

اندر آنے کی اجازت دینے کی بجائے اس نے گھر والوں کو دروازے پر ہی اکٹھا کر لیا تھا۔ اتنا سنگ دل کوئی کیسے ہو سکتا ہے یقین کرنا مشکل تھا۔

ساجد نے آگے بھر کر عیلف کو گلے سے لگایا تھا اور صورت حال کا پوچھا تو جب عیلف نے سب کچھ بتایا تو اریشہ نے پھر سے چال چلنے کے لیے قدم بڑھایا تھا اس بار اگر عیلف کو گھر رہنے کی اجازت مل جاتی تو ایک کی بجائے دو لوگوں کو کھلانا پڑتا کتنے جاہل لوگ ہیں جو یہ سمجھتے ہیں ہم کسی کو کھلاتے ہیں جبکہ کہ رزق تو اللہ رب العزت کی طرف سے دیا جاتا ہے انسان جہاں بھی بجائے اس کا رزق فرشتے اس گھر تک پہنچا آتے ہیں۔۔

دیکھا میں نے کہا تھا یہ ہے ہی بد کردار عورت اسی لیے تو خاور نے بھی نکال دیا اب کون کسی بد کردار عورت کو رکھتا ہے جو غیر مردوں سے تعلقات قائم کرے۔ یقیناً یہ بچہ بھی کسی اور کا ہو گا۔

بس ادھر عیلف کی بس ہوئی تھی۔

بھابھی بہت ہو گئی آپ کی بکواس اور بہت سن لیا میں نے خبر دار میری بیٹی کے بارے میں کوئی غلاظت بکی میرے لیے تو بولنے والے اس دنیا سے چلے گئے لیکن میری بیٹی ابھی یتیم نہیں ہوئی اس کی ماں ابھی زندہ ہے زبان کاٹ کر کتوں کو کھلا دوں گی اب اگر اس کو ناجائز اولاد بولا۔

عیلف کے جواب پر تو اریشہ کے جسم میں شرارے پھٹے تھے تم غلیظ عورت مجھے باتیں سناؤ گی تمھاری جان لے لوں گی ساجد دیکھا آپ نے یہ کیسے میرے ساتھ زبان چلا رہی ہے یہ پہلے بھی ایسے ہی کرتی تھی اب تو آپ نے خود دیکھ لیا وہ جھوٹے ٹسوئے بہاتے ساجد کے ساتھ لپٹ گئی تھی۔

ساجد نے بے بسی سے ایک نظر اپنی بہن کو دیکھا تھا جو دیکھنے میں ہی قابل رحم لگ رہی تھی لیکن یہ احساس جلد رفو چکر ہو چکا تھا۔

اور عیلف کے منہ پر دروازہ یہ کہہ کر بند کر دیا کہ ہم ایسی عورت کو گھر میں پناہ نہیں دے سکتے اس سے ان کے بچوں پر برا اثر پڑے گا۔

عیلف نے نم آنکھوں سے بند دروازے کو دیکھا تھا اتنے بھرے جہاں میں آج اس کو پناہ میسر نہیں ہوئی تھی۔ جیسے سب راستے ختم ہو چکے ہوں۔

یااللہ میں تم سے التجاء کرتی ہوں بندوں سے امید لگا کر ادھر آئی تھی لیکن دھتکار دی گئی ہوں یااللہ تیرے در پر اب آئی تو مایوس مت کرنا تو نے اگر اپنے سائے رحمت میں جگہ عطا نہ کی تو تیری دنیا سے ٹھکرائی ہوئی بندی رُل جائے گی وہ گھٹنوں میں منہ دے کر بلک بلک کر رو دی تھی۔

دعا سن لی گئی تھی یہ ہو سکتا تھا اس ذات کے در کا کوئی سوالی خالی ہاتھ لوٹے جو کل کائنات کا رب ہے جو پتھروں میں موجود کیڑوں تک کو رزق پہنچاتا وہ اشرف المخلوقات کو تنہا چھوڑ سکتا تھا جو فقط اس سے امید لگائے بیٹھی ہو

جب انسان انسانوں سے امیدیں وابستہ کرتا تو منہ کے بل کھاتا جو لوگ سنبھل کر سمجھ جاتے ہیں انسان سے تعلق تو رکھو لیکن مدد اور امید فقط اللہ سے تو کچھ لوگ اس قدر گر جاتے ہیں اپنی عزت نفس کی دھجیاں اڑا کر پھر انسانوں سے مدد طلب کرتے یقیناً پھر مایوس ہوتے ہیں ایسے لوگوں کو اللہ انسانوں کے پیچھے ہی لگا دیتا ہے۔اور وہ ساری زندگی انسانوں کو ہی مشکل وقت میں یاد کرتے ہیں۔

عیلف نے اپنے رب کو یاد کیا تھا اللہ نے اس کی پکار کو سنا۔یہ ہو سکتا ہے کوئی پکارنے والا اسے پکارے اور وہ نہ سنے؟ناممکن سی بات ہے۔

وہ بزرگ ڈرائیور سب تماشا دیکھ چکا تھا اور عمر کی اس حصہ میں سب کچھ سمجھ بھی چکا تھا۔

بیٹی اٹھو رومت میرے ساتھ چلو میں ایک گاؤں میں رہتا ہوں تم ادھر میری بیٹی کی حیثیت سے رہ سکتی ہو۔

عیلف نے اس بزرگ کی طرف دیکھا تھا جو دیکھنے میں ہی بھلا مانس دیکھائے دیتا تھا۔اس کے ساتھ جانے کے علاؤہ اور کوئی چارا بھی تو نہیں تھا۔اس نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے بزرگ کے ساتھ روانہ ہونے کے لیے قدم بڑھائے تھے ایک نئی منزل کی طرف جہاں ایک نیا سفر اس کا منتظر تھا۔

بزرگ کوٹھا پر دھان سنگھ ٹاؤن کے ایک قریبی ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہتے تھے جہاں وہ چودھریوں کی ملازمت کرتے تھے

ان کا ایک چھوٹا سا گھر تھا جو مٹی سے بنا ہوا تھا لیکن صاف ستھرا ہر ضرورت سے آراستہ تھا۔انھوں نے شادی نہیں کی تھی یہی وجہ سے کوئی اولاد وغیرہ نہیں تھی وہ اپنے گھر میں اکیلے ہی رہتے تھے۔

عیلف کو ادھر آئے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا تھا ادھر کوئی مسئلہ نہیں ہوا تھا ابھی تک بزرگ جن کا نام سیف الدین تھا نہایت ہی اچھے انسان ثابت ہوئے تھے۔انھوں نے عیلف کو اپنی بیٹی ہی سمجھ لیا تھا اس دن کے بعد کبھی بھی انھوں نے عیلف سے ماضی کے بارے میں دریافت نہیں کیا تھا۔پانچ وقت کے نمازی پرہیز گار انسان تھے۔ان کی صحبت کا اثر ہی تھا کہ عیلف نے بھی کافی دین کی باتیں سیکھ لی تھیں۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ابریش تین سال کی تھی جب عیلف نے پھر سے خود کو بے بس محسوس کیا تھا پھر سے ایک دفعہ باپ جیسا سائے سے محروم ہو گئی تھی۔

اس ظالم دنیا میں عورت کے لیے تن تنہا رہنا غیر محفوظ ہی تو ہے۔ایک عورت کو محفوظ پناہ گاہ تب ہی میسر ہو سکتی ہے جب کوئی مرد گھر میں موجود ہو جب کوئی مرد سرپرست ہو حیرت کی بات ہے عورت مردوں سے محفوظ ہونے کے لیے مرد کی ہی پناہ لیتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔ !!

عورت کے کیلئے اس معاشرے میں مرد کے سہارے کے بغیر باعزت طریقے سے زندگی گزارنا دشوار ہے۔باپ، بھائی اور شوہر اس کا محافظ ہوتا ہے لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ باپ، بھائی اور شوہر آپ کے ہوں یا میرے اگر محافظ ہوں بھی تو فقط اپنی ہی بہن، بیٹی اور بیوی کے دوسروں کی بہنوں، بیٹیوں اور بیویوں کے لیے تو ایسے بن جاتے ہیں کہ ان سے خود حفاظت درکار ہوتی ہے۔اس میں کوئی شک نہیں آج بھی خواتین گھر سے اکیلے نکلنے کے بجائے کسی مرد کے ساتھ جانے میں خود کو محفوظ سمجھتی ہیں۔ لیکن اہم بات یہ ہے کہ وہ باہر مردوں سے محفوظ رہنے کے لیے مرد کا ہی سہارا لیتی ہیں۔کوئی نوجوان لڑکی اپنے آٹھ، نو سالہ بھائی کو کسی جانور یا آسمانی مخلوق سے حفاظت کے لیے نہیں لے کر جاتی بلکہ اسی معاشرے کے حوست پرست حضرات سے محفوظ رہنے کے لیے لے کر جاتی ہیں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

جناب اس معاشرے کے ۵۰ فیصد مرد برتری کے ہی قائل ہیں جو عورت جو جینا کا حق اسی صورت میں دیتے ہیں جب تک وہ ان کے اشاروں پر نہیں ناچتی رہے۔ جہاں اس نے خود سوچنا شروع کیا تو فساد برپا ہو گیا کہ یہ فساد کی جڑ ہے در حقیقت فساد کی جڑ عورت نہیں بلکہ معاشرے کا عورت کے بارے میں مائنڈ سیٹ ہے ایک بات یہ بھی ہے کچھ عورتیں آزادی کے نام پر خود کو اس قدر پست کر چکی ہیں کہ ان کو عورت کہنا ہی گراں گزرتا ہے۔ اسلامی حدود سے حد سے زیادہ تجاوز کرے وہ مرد ہو یا عورت دونوں ہی سزا کے مستحق ہیں۔

سیف الدین صاحب کو گئے ہوئے ایک ماہ ہو چکا تھا عیلف اب چودھریوں کے گھر کام کرتی تھی ابریش ابھی چھوٹی تو اس کو بھی ساتھ ہی رکھتی تھی چودھری اور چودھرائن دونوں ہی شفیق صفت تھے یہ عیلف کو کام کرتے ہوئے اندازہ ہو گیا تھا جہاں اتنے برے لوگ دیکھے تھے ان میں اچھے لوگ بھی موجود تھے یہ سوچ کر وہ خوش تھی کہ آخر برے لوگوں سے چھٹکارا مل گیا ہے لیکن کون جانتا تھا مستقبل قریب میں کونسی قیامت ٹوٹنے والی تھی جو اس کی دنیا تباہ و برباد کر کے رکھ دے گی

حال

زین آفریدی نے ابریش کو سکول سے باہر آتے ہوئے دیکھا تو اس کو طرف بڑھا

ہائے پیاری بچی کیسی ہو

الحمدللہ بھائی آپ ادھر وہ خوشی سے چہکی تھی اس سے کافی انسیت ہوگئی تھی یہی وجہ تھی زین سے کافی فری تھی۔

آومیرے ساتھ میں تمھیں چاکلیٹ اور آئس کریم کھلاؤ گا۔ چلو گی میرے ساتھ نا؟

ابریش نے منہ بنایا تھا نہیں ماما نے منع کیا ہے کسی کے ساتھ نہیں جانا۔

آہ میری چھوٹی دوست تو بہت سمجھدار ہے لیکن ہم ایک کام کریں گے میں جلدی جلدی آپکو چیزیں اور آئس کریم لے کر دوں گا اور ہم ادھر واپس آجائیں گے آپکی ماما کو کچھ نہیں پتا چلے گا اوکے؟ اس نے ابریش کو پیار سے پچکارا تھا۔

ابریش نے چمکتی نظروں سے زین کو دیکھا تھا۔ ٹھیک ہے ماما کو کچھ نہیں بتائیں گے۔

ابریش نے اپنا ننھا ہاتھ زین کے ہاتھ میں دیا تھا پھر وہ دونوں گاڑی کی طرف بڑھے تھے۔

زین نے ابریش کو گاڑی میں بٹھاتے خود کو شاباشی دی تھی۔

وہ ابریش کو چیزیں دے کر فارم ہاؤس کے رستہ کی طرف روانہ ہوا تھا۔ شکاری ہمیشہ شکار کرنے کے لیے پہلے شکار کو کھلاتا ہے پھر موت کی گھاٹ اتار دیتا ہے۔ یہی تو ابریش کے ساتھ ہو رہا تھا وہ کھانے میں اس قدر مشغول تھی اسے احساس ہی نہ ہوا وہ کس طرف جارہی ہے۔

گاڑی کو فارم ہاؤس کے سامنے کھڑے کرتے ہوئے ابریش کو ساتھ لے کر اندر کی طرف بڑھا تھا۔

بھائی یہ ہم کدھر آئے ہیں؟

ہم ادھر کھیلیں گے ابھی میرے دوست آئیں گے پھر تمھارے گھر چھوڑ آئیں گے۔اس نے ابریش کو پیار سے بہلایا اور پھر کمرے کی طرف رخ کیا جہاں اس کے دوست پہلے ہی موجود تھے۔ان کی نظروں میں صاف ہوس دیکھی جاسکتی تھی جو ایک معصوم بچی کے لیے تھی۔انھوں نے ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں دیکھا تھا۔

بہت دیر کر دی مہربان آنے میں میک نے آگے بڑھ کر زین سے مصافحہ کرتے ہوئے سرگوشی کی تھی۔

زین نے مکروہ قہقہ لگایا تھا یہ اتنا بھی آسان نہیں تھا بھرے بازار سے بغیر کسی کی نظروں میں آئے بچی کی رضامندی سے لانا اس نے آنکھ دباتے ہوئے کہا تھا۔

ہاں بات تو ٹھیک ہے مان گئے۔اب آگے کا بتاؤ اس نے ابریش کی طرف دیکھتے ہوئے آبرو اچکائے تھے۔

ابھی تم لوگ باہر جاؤ پہلے میری باری ہے میں نے پہلے ہی کہا تھا یہ میرا شکار ہے اور میں ہی پہلے لطف اندوز ہوگا۔

اس نے اپنے گروپ کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سب اثبات میں سر ہلا کر باہر کی طرف نکلے تھے۔

انسان تو جانوروں سے زیادہ جنگلی ہے یہ زین آفریدی کو دیکھ کر کہا جا سکتا ہے۔انسان کے علاوہ سب مخلوق بھروسے کے قابل ہے انسان کا کوئی پتا نہیں چلتا کون انسان کے روپ میں بھیڑیا ہے۔

ابریش نے زین کو کمرے بند کرتے دیکھا تو خوف سے سامنے موجود شخص ہو دیکھا جس کے چہرے سے عجیب سی وحشت ٹپک رہی تھی۔ابریش نے بھاگتے ہوئے دروازے کی طرف جانا چاہتا تو زین نے ایک ہی جست میں اس کو باہوں میں اٹھا کر بند پر پھٹکا تھا۔ابریش روتی رہی لیکن اس درندے نے ترس نہیں کھایا تھا۔اپنی ہوس پوری کرتا رہا تھا۔پھر باری باری اس کے سب دوستوں نے اپنی ہوس پوری کی جنسی تشدد کیا ایک دس سالہ بچی پانچ لوگوں کا تشدد برداشت کرنے کی اہلیت نہیں رکھتی تھی اس لیے وہ بہوش ہو چکی تھی اس کی مدہم چلتی سانسیں اس بات کی عکاسی کرتی تھی کہ وہ ابھی تک زندہ ہے اس سسکیاں بہوشی میں بھی عروج پر تھی لیکن اس پر ترس کھانے والا شاید ادھر کوئی موجود نہیں تھا۔رات گزرتی رہی اور سانسوں نے دغا دیا تو اس معصوم کی تکلیف کم کر دی گئی تھی شاید عرش والے نے ہی اس کو اس ظالم دنیا سے رہائی دینے کا فیصلہ کر دیا۔

رات کے آخری پہر ابریش نامی بچی زیادتی کا شکار ہو کر موت کی محفوظ پناہگاہ میں چلی گئی تھی جہاں اس کے لیے کوئی درندہ نہیں ہو گا جہاں اس معصوم بچی کو جنت کی سیر کروائی جائے گی۔

بقول شاعر

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

دو گز سہی مگر یہ مِری ملکیت تو ہے

اے موت تو نے مجھ کو زمیندار کر دیا

بہر حال اس تکلیف سے کوئی ٹوٹنے والا تھا کسی کی دنیا اجڑنے والی تھی۔

بچوں کے ساتھ زیادتی کو جنسی تشدّد سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ یہ بات ذہن میں رکھی جائے جب ایک بالغ شخص عمر میں بڑا ہونے سے ملنے والی طاقت کو بچے کے ساتھ جنسی فعل کرنے کے لیے استعمال کرے تو یہ زیادتی ہے۔اس کے علاوہ بچے بھی بچوں کو زیادتی کا نشانہ بنا سکتے ہیں اس لیے اپنے بچوں کو سمجھیں ان پر توجہ دیں ان کے ساتھ رہیں آج کے دور میں آپ کی اولاد فقط آپکی ہے اب وہ زمانہ نہیں کسی پر بھی اعتبار کیا جاسکے۔

زین زین میک نے بھاگتے ہوئے زین کے کمرے طرف رخ کیا تھا جو سکون سے سو رہا تھا اس کو ذرا برابر بھی احساس نہیں تھا وہ کیا کر چکا ہے جن کا ضمیر مر چکا ہو اس کو کوئی پروا نہیں ہوتی۔

مل رہے ہو بڑی عقیدت سے

خوف آتا ہے اتنی عزت سے

ہم زیادہ بگاڑ دیتے ہیں

بچ کے رہنا ہماری صحبت سے

لوگ کردار بننا چاہتے ہیں
جیسے ممکن ہے سب ریاضت سے
اس کے دل میں اترنے لگتی ہوں
جو مجھے دیکھتا ہے نفرت سے
زہر ایجاد ہو گیا اک دن
لوگ مرتے تھے پہلے غیرت سے
پردہ داروں نے خودکشی کر لی
صحن جھانکا گیا کسی چھت سے
فاصلے بڑھ گئے رفاقت میں
دوریاں پڑ گئی ہیں قربت سے
اس نے مجھ کو بھلا دیا اک دن
اور بھلایا بھی کس سہولت سے
اپنی گردن جھکا کے بات کرو
تم نکالے گئے ہو جنت سے

کیا بیماری پڑ گئی ہے ابھی تو سویا تھا میں اس نے آنکھیں مسلتے ہوئے پوچھا تھا۔

یار وہ مر گئی ہے

زین کی نیند بھک سے اڑی تھی اس کو معلوم تو اس کی حالت ٹھیک نہیں ہو گئی لیکن یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا وہ مر ہی جائے گی۔ اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا جہاں پریشانی کی جھلک دیکھی جا سکتی تھی ایک پل کو وہ بھی گھبرا گیا تھا۔

اس کو کسی کھیت میں پھینک آؤ لے کر میں آیا تھا پھینک کر تم لوگ آؤ گے کس نے کہا تھا اتنا ظلم کرو گے وہ مر ہی جائے اس نے گھور کر کہا تھا۔

میک نے غصے سے دیکھا تھا بہر حال وہ اس سر پھرے امیر زادے سے الجھ نہیں سکتا ہے جانتا تھا اس کے باپ کی پہنچ کہاں تک ہے۔

پھر انھوں نے رات کی تاریکی میں ابریش کی لاش کو کھیتوں میں پھینک آئے ان کے مطابق یہ سب ختم ہو چکا تھا۔ لیکن کون جانتا تھا لکھنے والے نے کیا لکھ رکھا ہے۔

عیلف ماری ماری پڑتی رہی تھی کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تھا سکول میں پتا کیا تو ان کا کہنا تھا وہ چھٹی ہوتے ہی سکول سے نکل گئی تھی۔ ارد گرد سب لوگوں سے پوچھ لیا تھا لیکن سب کا کہنا تھا انہوں نے نہیں دیکھا۔

رات جیسے جیسے گزر رہی تھی عیلف کا دل بے چین ہوتا جارہا تھا آخر ابریش جا کہاں سکتی تھی۔ پہلے تو کبھی ایسے نہیں ہوا تھا۔ سوچ سوچ کر اس کے سر میں شدید درد ہونے لگا۔ وہ چودھری صاحب سے بھی مدد مانگ چکی تھی وہ بھی اپنی طرف سے کوشش کر رہے تھے لیکن ابھی تک کوئی مثبت جواب نہیں ملا تھا۔

رات روتے گزر گئی کچھ لوگوں کے لیے رات ایک عذاب کی مانند ہوتی ہے دن بھر تو انسان مصروف رہتا ہے لیکن جیسے ہی تاریکی چھا جاتی ہے کرہ ارض کے لوگ بستروں میں نیند کی آغوش میں چلے جاتے ہیں ان میں سے کچھ لوگوں کی رات آنکھوں میں کٹتی ہے نا نیند آتی ہے نا سوچوں کا عذاب ختم ہوتا ہے

۔

صبح صبح دروازے پر ہوتی دستک پر عیلف نے بھاگتے ہوئے دروازے کو کھولا تھا۔ چودھری صاحب عیلف کو اس حالت میں دیکھ کر آنکھوں کا رخ پھیر گئے تھے جس لڑکی کو وہ پچھلے کئی سالوں سے جانتے تھے جس کا بال تک انھوں نے نہیں دیکھا تھا آج وہ چادر کے بغیر ان کے سامنے کھڑی تھی جس کو کوئی ہوش نہیں تھی پاؤں جوتے کے بوجھ سے آزاد وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔

انھوں نے آگے بڑھ کر چادر عیلف کے گرد اوڑھی تھی۔

چودھری صاحب میری بچی کا کچھ پتا چلا آپکو عیلف نے امید سے ان کا چہرا دیکھا تھا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

عیلف بیٹا ملازموں کو تلاش کرنے لگایا ہوا ہے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ملی لیکن جلد ہی مل جائے گی تم حوصلہ رکھو۔کچھ نہیں ہو گا ابریش کو۔

عیلف پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

کوٹھا پر دھان سنگھ ٹاؤن کے نواحی علاقے میں کسی کم سن بچی کی نعش کو کھیت میں دیکھا گیا ہے۔یہ خبر آگ کی مانند پھیلی تھی۔چودھری صاحب کو ملازمین نے اس کے بارے میں اطلاع دی تو انھوں نے دل سے دعا کی کاش وہ ابریش نہ ہو۔ورنہ عیلف کا کیا حال ہو گا وہ ان کی نظروں سے پوشیدہ نہیں تھا۔

جلدی سے گاڑی تیار کرو ہم ابھی جائیں گے لیکن اس کی خبر کسی کو معلوم نہیں ہونی چاہیے۔

آدھے گھنٹے کا سفر پندرہ منٹ میں تہہ کر لیا گیا۔

جس کسان کی کھیت میں بچی بر آمد ہوئی تھی اس نے میت کو چارپائی پر منتقل کر دیا تھا۔بہت سے لوگ جمع تھے ہر آنکھ اشک بار تھی۔دیکھنے سے ہی معلوم ہو رہا تھا اس معصوم جان پر کیا قیامت ڈھائی گئی ہو گی۔

چودھری کی آمد کا سن کر لوگوں نے رستہ چھوڑا تھا۔چودھری صاحب نے شکستہ قدموں سے چارپائی کا رخ کیا تھا لیکن جیسے ہی ان کی نظر چہرے پر پڑی انھوں نے دل کو رب کیا تھا جہاں تکلیف ہونے لگی

تھی۔ یہ ہی تو تھی ان کی ابریش ایک آنسو پلکوں کی بار توڑ کر داڑھی میں جذب ہوا تھا۔ وہ شخص جس کو لوگ عصاب پر قابو پانے والا سمجھتے تھے آج اس شخص کی آنکھوں میں آنسو بھی دیکھ چکے تھے۔

چودھری صاحب نے آگے بھر کر ابریش کے بے جان ننھے وجود کو باہوں میں بھرا اور گاڑی کا رخ کیا

آٹھ بجے کا وقت تھا جب عیلف نے چودھری صاحب کے ہمراہ چھوٹی سی چارپائی جو مسجد میں بچوں کی وفات پر رکھی گئی کو لاتے دیکھا۔ اس نے حیرت سے چودھری صاحب کو دیکھا جب بات ذہن کے دریچوں میں پہنچی تو نفی میں سر ہلا کر چودھری صاحب کو دیکھا تو انھوں نے سر جھکا لیا۔

چارپائی رکھ دی گئی۔ لوگ گھر میں روتے ہوئے داخل ہو رہے تھے بھین ہو رہا تھا سب اسے دلاسہ دے رہے تھے ایک ماں کو لوگ کیسے دلاسہ دے سکتے تھے جس کی کل دنیا ہی اجڑ گئی ہو جس کا سارا جہاں ہی ختم ہو گیا ہو۔

عیلف کی اتنی ہمت نا ہوئی کے آگے بڑھ کر اپنی ابریش کو اس حال میں دیکھ سکے۔

شعر

لاش کے ہاتھ میں بستہ اور ایک کھٹی گولی تھی

خون میں ڈوبی اک تختی پر غبارہ لکھا تھا

سب نے مانا مرنے والا۔۔۔ دہشت گرد اور قاتل تھا

ماں نے پھر بھی قبر پہ اس کی راج دلارا لکھا تھا

ایک ماں کے لیے اولاد جیسی بھی ہو بہت پیاری ہوتی ہے ابریش تو تھی ہی اتنی پیاری اس سے کوئی نفرت کیسے کر سکتا تھا جہان والے لاکھ برا کہیں لیکن ایک ماں کے لیے اس کی اولاد اس کے جگر کا گوشہ ہی رہتی ہے۔

عیلف ہمت کرو غسل تم نے ہی دینا ہے۔چودھرائن صاحبہ نے جھنجھوڑ کر کہا تھا تو عیلف نے ان کی طرف خالی نظروں سے دیکھا تھا انھوں نے عیلف کو ساتھ لے کر غسل کروانے کے لیے قدم بڑھائے تھے۔

عیلف کو لگا کسی نے اس کے دل کو بے دردی سے کچل ڈالا ہو۔کوئی اس کے دل کو مُٹھی میں سختی سے قید کیے ہاتھ کھولنا بھول گیا ہو۔

ابریش کے منہ پر تشدد کے نشانات، جسم کے سارے حصے بری طرح متاثر تھے۔آنکھوں سے خون نکلا ہوا تھا، ہونٹ پھٹے ہوئے۔ہڈیاں بھی ایسے دیکھائی دیتی تھی جیسے زیادتی کے دوران ہی ٹوٹ چکی ہوں

۔

یہ تو ابریش نہیں لگ رہی تھی عیلف نے شدت سے خواہش کی تھی کاش یہ اس کی ابریش نہ ہوتی اتنا ظلم اس کی بچی نہ سہتی۔اس نے قریبی دیوار کا سہارا لیا تھا۔اس کو سانس لینے میں مشکل ہو رہی تھی۔

اس کی چیخوں سے پورا محل دہل گیا جب سے وہ اس گاؤں میں آئی کسی نے اس کو اونچی آواز میں بات کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا وہ بہت شائستہ طبعیت کی معلوم ہوتی لیکن آج کی چیخوں کو سن کر سب کو اندازہ ہو رہا وہ کس اذیت سے گزر رہی ہے اچانک چیخیں بند ہو گئی۔ چودھرائن صاحبہ نے مڑ کر دیکھا تو عیلف زمین پر بے سود پڑی تھی۔

کنیز کنیز چودھرائن صاحبہ نے ملازمہ کو آواز دی اس کے ساتھ مل کر عیلف کو چارپائی پر لٹایا پھر ہوش میں لائے تھے۔

غسل ہو چکا تھا رسومات کے بعد میت کو لے جانے کے لیے مرد آ چکے تھے۔ عیلف نے ابریش کے کان کے قریب جا کر سرگوشی کی پھر خوشی سے اپنی لختِ جگر کو رخصت کر دیا لوگ عیلف کے رویے سے تعجب کے شکار ہوئے تھے ان کا خیال تھا وہ پھر سے بھین کرے گی ابریش کو لے جانے نہیں دے گی لیکن اس کی خاموشی سے سائیڈ پر ہو جانا سب کو حیران کر گیا تھا۔

ابریش کو اس جہانِ ظالم کو چھوڑے ہوئے ایک مہینہ ہو چکا تھا۔ عیلف اس دن کے بعد نہ تو روئی تھی نہ ہی کسی سے کوئی بات کرتی تھی اس نے چھپ کا روزہ رکھ لیا تھا شاید سب لوگوں کا کہنا تھا بچی کی موت کے صدمے نے اس کے ذہن پر اثر چھوڑا ہے جس کی وجہ وہ بولنا بھول گئی ہے اور کسی کا کہنا تھا

وہ روتی اس لیے نہیں بیٹی کے بوجھ سے آزاد ہو گئی ہے جتنی منہ اتنی باتیں ہر کوئی اپنی سوچ کے مطابق بول رہا تھا۔

ہم یہ سوچ سوچ کر ساری زندگی معاشرے کو خوش کرنے میں گزار دیتے ہیں کہ لوگ کیا کہیں گے لوگ کیا سوچیں گے اسی سوچ کی وجہ سے بہت سے گناہ کے مرتب ہو جاتے ہیں۔ جس دن ہم نے حق کو حق اور باطل کو باطل کہنا یہ سوچ کر شروع کیا کہ میرا اللہ کیا کہے گا اس دن ہی ہم سرخرو اور مومن کہلانے کے حق دار ہوں گے۔

مسلمان اور مومن میں آخر کیا فرق ہے؟ یہ بات ذہن میں آتی ہو گی مسلمان وہ لوگ ہیں جو اسلام کا کلمہ پڑھ کر ان اسلامی تعلیمات کو اپناتے ہیں جو ان کو اپنے لیے پسند ہوتی ہے مثال کے طور پر اگر کسی کو گالی دینے سے منع کیا جائے کہ گناہ ہے اور اسلام میں منع ہے لیکن وہ حیلے بہانے کرے گا فلان شخص نے مجھے برا بھلا کہا اس لیے ہی تو میں نے بھی کہا اگر وہ نہ کہتا تو میں کیوں جھگڑتا یا یہ بولتا وغیرہ وغیرہ یعنی وہ اسلام کو اپناتا تو ہے لیکن اپنی پسند کی حد تک جبکہ مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جو شریعت اسلامی کی ہر روایت کو دل و دماغ سے مان لے کہ یہ میں اپنے اللہ کو راضی کرنے کے لیے کر رہا ہوں نہ کہ لوگوں اور معاشرے کو خوش کرنے کے لیے۔

اب سوچنے والی بات ہے وہ یہ ہے ہم کیا ہیں مومن یا مسلمان؟

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

عیلف ایک مہینہ سے چھان بین میں لگی تھی وہ اپنی بیٹی کے قاتلوں کو معاف کرنے کے حق میں نہیں تھی۔ایک دن اس طرح وہ تلاش میں تھی کہ ایک بزرگ نے عیلف کا رستہ روکا تھا۔

عیلف نے تعجب سے ان کی طرف دیکھا تھا ان کے لب کچھ کہنے کی کوشش کر رہے تھے۔

پھر انھوں نے کچھ بتایا تھا جو آسیہ کے پاؤں کے نیچے سے زمین کھینچنے کے مترادف تھا۔یعنی وہ لڑکا جس کا وہ شکریہ ادا کر رہی تھی وہی اس کے بیٹی کو نوچ کر کھا گیا۔

نکال دیجئیے دل و دماغ سے اعتماد کا مادہ

مر جایئے مگر اشرف المخلوقات پر اعتبار مت کیجیے

سمیعہ حسین

عیلف نے چودھری صاحب کی مدد لینے کا سوچا تھا ان کا کہنا تھا وہ اس کی ہر طرح کی مدد کریں گے اس کو بس اس لڑکے کا ٹھکانہ معلوم کروانا تھا۔

وہ الٹے پاؤں گھر کے لیے روانہ ہوئی تھی آج کچھ سراغ تو لگا تھا جلد ہی وہ زین آفریدی تک بھی پہنچ جاتی اس بات کا یقین اس کا دل کر چکا تھا۔

بدن

وفا کے نام پر ہوس

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہوس کے نام پر وفا

کہاں کی بات چل پڑی

کہاں کا ذکر ہو پڑا

یہ روڈ پر پڑے بدن

دکان پر رکھے بدن

زمیں پہ کھیلتے بدن

فلک پہ جھولتے بدن

یہاں بدن وہاں بدن

یہ کیسا شور ہو رہا

یہ کیسا ذکر چِھڑ رہا

بدن کے نام پر یہاں ہر ایک چیز بک رہی

ہر ایک کام چل رہا

کہیں پہ نوکری ملی

کہیں پہ سَرُوری ملی

کہیں پہ لڑ پڑا بدن

کہیں پہ گر گیا بدن

کہیں شکار ہو گیا

کہیں شکار کر گیا

بدن کہاں نہیں ملا؟

کبھی کسی. کے کھیت میں

کبھی کسی ٹرین میں

کبھی کسی کے روم میں

یہاں نہیں؟

وہاں نہیں؟

کہاں نہیں کہاں نہیں؟

عیاں نہیں؟

نہاں نہیں؟

یہ بات دَور کی نہیں

یہ بات اور کی نہیں

یہ بس ہمارا درد ہے

کہیں پہ جسم کھیل ہے

کبھی کہیں رَکھیل ہے

کبھی یہ سر کا تاج ہے

کہیں کہیں یہ مَیل ہے

بتاؤ بھیڑیوں کو تم

یہ جسم داستاں نہیں

جسے فقط بیاں کریں

یہ جسم راستہ نہیں

جہاں سے یہ گزر چلیں

یہ جسم ساز بھی نہیں

کہ جس کے سُر یہ سن سکیں

بدن بدن بدن بدن

ہر اک طرف یہی صدا

ہر ایک کی یہی ادا

ہمارا ہاتھ تھام لو

نہ ہم سے انتقام لو

کہ ہم بھی ایک جان ہیں

خدا کی کائنات کی

حسین داستان ہیں

ہمیں نہ کام کرنے دو

ہمیں نہ خوب پڑھنے دو

نہ کچھ بھی کر گزرنے دو

نہ سجنے اور سنورنے دو

نہ خواہشیں ابھرنے دو

"سکون سے تو مرنے دو"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

یہ ہوس نے انسان کو کیا بنادیا بچیاں، چھوٹے بچے لڑکیاں غرض کہ ہر عورت آج کے معاشرے کے درندوں سے محفوظ نہیں رہ پارہی اگر عورت جابر ظالم مکار ہے بھی تو ایک چیز پر کوئی انحراف نہیں کر سکتا عورت نے کبھی مرد کے جسم سے ہوس پوری نہیں کی، عورت نے کبھی سنسان رستے میں مرد کا فایدہ نہیں اٹھایا یہ مرد ہی کرتا ہے جو یہ بھول جاتا ہے خدا موجود ہے یہ دنیاوی لذت دنیا میں ہی رہ جائے گی۔ مظلوم بچیوں وبچوں کی آہ وبکا جب آسمان تک پہنچے گی تو کیا ہو گا۔

منٹو نے کیا خوب کہا تھا:

کہ مرد کسی بھی مذہب کا ہو، اس کے اندر وحشی پن موجود ہوتا ہے. جس کو جہاں کوئی اکیلی عورت مل جائے اس کو گوشت کا لوتھڑا سمجھ کر اپنی حوس بجھاتا ہے۔

مگر وہ یہ نہیں سوچتا کہ عورت بھی تو ایک انسان ہے، عورت بھی تو ایک جان ہے، عورت بھی تو ایک ہمسفر ہے۔

عیلف وہ دن نہیں ذہن سے نکال پارہی تھی ابریش کے چہرے پر نشانات جسم کی ٹُوٹی ہڈیاں اس کی راتوں کی نیند اڑگئی تھی۔

آج وہ صبح ہی چودھری صاحب کے گھر موجود تھی جہاں بُرے مرد تھے وہاں کچھ اچھے نیک دل کے مرد بھی تھے جس کی مثال چودھری صاحب اور سیف الدین تھے ان دونوں نے عیلف کو مشکل وقت میں خدا کے بعد سہارا دیا تھا۔

چودھری صاحب آپ نے بولا تھا آپ میری مدد کریں گے تو مجھے اس لڑکے کا پتہ وغیرہ سب معلوم کر کے دیں وہ کہاں رہتا ہے جہاں جاتا کیا کرتا سب کچھ آپ اگر یہ کام کر دیں گے زندگی بھر آپکی احسان مندر ہوں گی۔

چودھری صاحب نے عیلف کو سمجھانے کے منہ کھولا تھا کہ وہ خود اس لڑکے کو اپنے طریقے سے سزا دیں گے لیکن عیلف نے صاف انکار کر دیا۔

چودھری صاحب نے ہار مانتے ہوئے مدد کی حامی بھر لی اور اپنے بندوں کو کام پر لگا دیا۔

دو دن کی محنت سے سب معلوم ہو چکا تھا۔

آج عیلف کو بُلا کر سب بتا دیا تھا وہ بھاڑ کس وقت جاتا دوست کون کون ہے وہ کہاں رہتے ہیں ایک ایک معلومات دے دی گئی تھی عیلف نے مشکور نظروں سے چودھری صاحب کو دیکھا تھا۔

پھر ایک آخری مطالبے نے چودھری صاحب کو گنگ کر دیا تھا لیکن وہ انکار نہیں کر پائے اور آخری مطالبے بھی مان کر گن عیلف کے حوالے کر دی گئی۔

آگے کا سفر عیلف نے اکیلے تہہ کرنا تھا یہ وہ صاف لفظوں میں چودھری صاحب کو بتا آئی تھی وہ کسی صورت اپنی بیٹی کا انتقام کسی دوسرے کو لینے دینے کے حق میں نہیں تھی۔

ایک نئی منزل کی طرف قدم بڑھائے انجام کو سوچے بغیر دیکھنا یہ تھا آخر کیا ہونے والا تھا۔

زین آفریدی اور اس کا تمام گروہ پھر سے اپنی پہلے والی موج مستی میں مشغول ہو چکا لیکن اب ان کی عادت میں ایک اور عادت کا اضافہ ہوا تھا وہ تھا مظلوم بے آسرا لڑکیوں، بچیوں کو فارم ہاؤس کے لے جانے کے بعد گروہ زیادتی کرنا۔اس دن کے بعد ان کو ایسی لت لگی تھی وہ چھوڑ نہیں پائے تھے کتنی ہی مائیں باپ شرم سے سر اٹھانے کے قابل نہیں رہے تھے جن کی جوان بیٹیاں عزت لٹوا کر آتی تھی۔ لوگ ان کو اس حال میں بھی نہیں چھوڑتے تھے لوگوں کی چہ میگوئیاں عروج پر ہوتی کہ ان کی بیٹی کا ہی کسی کے ساتھ چکر ہو گا کچھ لڑکیاں یہ برداشت نہ کر پاتی تو خودکشی کر لیتی جو برداشت کرنے کی کوشش کرتی وہ ڈپریشن جیسے مرض کا شکار ہو جاتی۔

نجانے کتنی ماؤں کی بددعائیں ان کو اپنے حصار میں لیے ہوئیں تھی لیکن جن کی رسی اللہ نے دراز کر رکھی ہو اور ان کو چھوٹ دے رکھی ہو وہ یہ چیز سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں کہ ایک دن یہی رسی ان کے گلے کا پھندا بنے گی۔

عیلف نے دو دن سے زین آفریدی پر نظر رکھی ہوئی تھی وہ کیا کرتا ہے کس وقت کہاں جاتا سب معلومات اس نے بذات خود حاصل کرلی تھی ہر چیز تیار تھی بس اب سہی موقع کا انتظار تھا۔

اور وہ موقع آج میسر آگیا تھا زین آفریدی کوٹھے میں رات گزارنے کی غرض سے آیا تھا لیکن نشے میں چور ہونے کی وجہ سے رستے میں ہی گاڑی روک چکا تھا اس کی آنکھیں کے سامنے بار بار دھند چھا رہی تھی پہلے تو کبھی ایسے نہیں ہوا تھا آخر یہ آج کیوں اس نے اپنی کٹپنی کو مسلا تھا لیکن کچھ خاطر خواہ فایدہ نہیں ہوا

جیسے ہی گاڑی کا دروازہ کھول کر زین باہر نکلا عیلف نے پھرتی سے اس کے سر پر گ*ن کا پچھلا حصہ مارا تھا وہ جو پہلے ہی جھول رہا تھا سر پر پڑھنے والے وار سے زمین پر گرتا چلا گیا۔

عیلف نے اس کو اٹھا کر گاڑی میں ڈالا اور اپنے مخصوص کردہ مقام پر لے آئی جہاں اس سے کچھ ضروری سوالات کرنے باقی تھے۔

عیلف نے ٹھنڈا ٹھار پانی اس کے منہ پر انڈھیلا تو اس نے آنکھوں کے پٹ وا کیے تھے نشہ ابھی بھی نہیں اترا تھا یہ دیکھنے سے ہی لگ رہا تھا۔

پہچانا مجھے زین آفریدی ؟عیلف نے اس کا منہ دبوچا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تم تو وہی اس چھوٹی لڑکی کی ماں نہیں؟ ارے ہاں تم تو وہی ہو ویسے ایک راز کی بات بتاؤں کمال کی چیز تھی قسم سے اس نے خباثت سے آنکھ دبائی تھی

عیلف نے کرب سے آنکھیں میچیں تھی کس قدر گھٹیا انسان تھا جس کو اپنے جرم کا رتی برابر بھی احساس نہیں تھا۔

عیلف نے تیز دھار چاقو سے اس کے ایک ہاتھ کی تمام انگلیاں ایک ہی وار سے ہاتھ سے جدا کر دی تھی اس کی چیخوں کی آواز سے کمرہ گونج اٹھا تھا سارا نشہ بھک سے اڑا تھا جب جان جا رہی ہو تو کون سی چیز مدہوش کر سکتی ہے بھلا؟

ارے پاگل عورت یہ کیا کر دیا جانتی نہیں ہو مجھے کھولو مجھے تمھاری اوقات تمھیں دکھاؤ وہ غصے سے چیخا تھا درد کی وجہ سے آنکھوں سے پانی بہہ بہہ کر رخساروں کو بگھو رہا تھا لیکن اپنی دنیاوی اونچی مسند کا غرور اس کو ابھی بھی باقی تھا۔

عیلف نے بغیر اس کی بات پر کان دھرے اس کے دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کو بھی تن سے جدا کر دیا تھا۔

اب اس کی آنکھوں میں خوف دیکھا جا سکتا تھا۔

پاگل عورت نہیں وحشی عورت بولو مجھے آج میں تمھیں بتاؤں گی عورت کس قدر وحشی ہوتی ہے یہ انگلیاں اس لیے ک* اٹی ہیں ان انگلیوں سے اس ہاتھ سے تم نے میری ابریش کو چھوا تمھیں میں آج بتاؤں گی ایک عورت کس قدر ظالم ہو سکتی ہے۔

زین نے خوف سے اس کو دیکھا تھا دیکھو مجھے جانے تو جو بولو گی کروں گا جتنے پیسے چاہیے دوں گا

تم پہلے یہ بتاؤ تمھارے ساتھ کون کون تھا جھوٹ بولا تھا اگلی باری تمھاری زبان کی ہو گی۔ عیلف نے چاکو سامنے کرتے ہوئے سرسراتے لہجے میں کہا تھا۔

پھر وہی ہوا جو ہونا تھا کون چاہتا ہے وہ مر جائے، موت کے خوف سے اس نے سب کچھ بتا دیا حتی کہ ان کے ٹھکانے بھی۔

بہت اچھا بولتے ہو تم تو لیکن تمھاری آواز مجھے پسند نہیں آئی اس کو بند ہو جانا چاہیے عیلف نے گرم کھولتا ہوا پانی اس کے منہ میں انڈیل دیا اس کے وجود کی حالت ایسے تھی جیسے ابھی دوسرا سانس بھی نہیں آئے گا عیلف نے تقریبا دو گھنٹے اس کو تڑپتا ہوا چھوڑ دیا پھر اٹھتی ہوئی اس کے پاس آئی اور شہ رگ کو بلیڈ سے کاٹ دیا خون کا فوارا باہر نکلتا زمین کو گیلا کرتا جا رہا تھا اس کو تڑپتا ہوا چھوڑ دیا جسم سے تمام خون نچڑ گیا تھا کرسی پر بندھا وجود ساکت پڑا تھا عیلف نے ایک نفرت بھری نظر اس کے وجود پر

ڈالی جہاں اب زندگی کی کوئی رمق نظر نہیں آرہی تھی۔ سانسوں کا سلسلہ بند ہو چکا تھا آج ایک انسان سے وہ بدلہ لے چکی تھی۔

اب باقیوں کی باری تھی اس کا ارادہ کسی کو بھی چھوڑنے کا نہ تھا۔

زین آفریدی کو لاپتہ ہوئے دو دن ہو گئے تھے اور اس کے باپ کو دو دن بعد ہی معلوم ہوا تھا جب اس کا زین کے ساتھ کوئی رابطہ نہ ہو سکا وہ کم ہی ان سے رابطہ میں رہتا ہے اس لیے اس کو علم نہیں ہو سکا اس کا بیٹا لاپتہ ہے لیکن حیرت کی جو بات تھی اس کے تمام دوستوں سے بھی ان کا رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔

اب وہ حقیقی معنوں میں پریشان ہوئے تھے آخر یہ سب نالائق جا کہاں سکتے ہیں۔ انھوں نے اپنے تعین سے پوچھ گچھ شروع کر دی تھی۔

عیلف کے گھر والے اس کو کوئی بھی حق نہ دے کر اور اسے اپنی زندگی سے دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال کر وہ لوگ مطمئین تھے

کہتے ہیں مکافات عمل ہوتا ہے لیکن کچھ لوگوں کے ساتھ رب مکافات عمل بھی اس دنیا میں نہیں کرنا چاہتا وہ اس قدر ظالم ہوتے ہیں کہ رب العزت ان کا حساب آخرت میں لینے کا فیصلہ کر کے ان کو کھلی چھوٹ دے دیتا ہے یہی وجہ ہے بہت سے لوگ آزاد ہوتے ہیں جن کو دیکھ کر ہمارے ذہن میں یہ سوال گردش کرتا ہے اتنے برے انسان ابھی تک خوشحال اور عتاب الہی سے محفوظ ہے۔

لیکن ان لوگوں کے لیے بہت بڑی سزا ہی یہی ہے کہ ان کا دل ان کو بتاتا ہی نہیں وہ کس دلدل میں دھنس رہے ہیں

جن لوگوں کا حساب خدا روز محشر کرے گا ان کا پھر کیا حال ہو گا۔

عیلف کے گھر والے تو جیسے بھول گئے تھے کوئی عیلف نامی لڑکی بھی ان کی زندگی میں موجود تھی سفاکی کی حد ہوتی ہے اور ہم نے انسان سے زیادہ سفاک کسی کو نہیں پایا۔

وہ لوگ دنیاوی دنیا میں اس قدر مشغول تھے کہ ان کے نفس نے کبھی نہیں ان کو باور نہیں کروایا تھا۔

عیلف زین آفریدی کی لاش کو اٹھا کر اسی کھیت میں لائی تھی کہاں اس کی بیٹی کی نعش بر آمد ہوئی تھی۔

گھڑا کھود کر اس نے مردہ وجود کو گھڑے میں پھینکا تھا پھر اس پر مٹی برابر کرکے ایک آخری نظر ڈالتے ہوئے وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔

زین آفریدی کے گروہ کو جب سے زین کی گمشدگی کی خبر ملی تھی وہ بھی ڈرے ہوئے تھے ان کو علم تھا انھوں نے بہت سی لڑکیوں کے ساتھ تشدد کیا ہے لیکن ان کو یہ امید نہیں تھی کہ زین آفریدی اب دنیا میں نہیں رہا ان کو یہ تھا کسی دشمن کی زد میں ہو گا کیونکہ اس کی بہت سی دشمنیاں تھی۔

جمعرات کے روز تقریباً چھے بجے کے قریب میک نے سب دوستوں کو ڈھابے میں بھلایا تھا کہ اس موضوع پر آمنے سامنے ہو کر بات کر سکیں۔

چھ بجے کے قریب ڈھابے پر رش نہ ہونے کے برابر تھا اکا دکا لوگ نظر آ رہے تھے جو اپنے گھروں کی طرف روانہ ہونے والی شاہراؤں پر گامزن دیکھائی دے رہے تھے۔

میک نے اپنے تمام دوستوں کی طرف دیکھا تھا جن کے چہرے پر یشانی دیکھائی دے رہی تھی بیشک انھیں زین سے خاصہ لگاؤ نہیں تھا لیکن جو بھی تھا ان کا دوست تھا جس کے پیسے پر وہ عیش کرتے تھے۔

دیکھوں جیسے کہ تم سب کو معلوم ہے زین کا کوئی سراغ نہیں لگ رہا اب ہمیں ہی اسے ڈھونڈنا ہوگا۔

سب نے اثبات میں سر ہلایا تھا اتنے میں چائے ان کی میز پر رکھ دی گئی تھی۔

سب نے چائے ختم کرتے ساتھ ڈھونڈنے کا عہد کرتے میک کی گاڑی کا رخ کیا تھا گاڑی تک پہنچتے ہی ان کو اپنی طبعیت بوجھل ہوتی محسوس ہوئی۔

یار میرا گلہ خشک ہو رہا ہے آنکھیں بند ہو رہی ہیں طلحہ نے ہانک لگائی لیکن تب تک دیر ہو چکی تھی بھاری مقدار میں بہوشی کی دوائی نے اپنا اثر لمحوں میں کیا تھا دور سے دیکھتی عیلف نے ڈھابے والے کو ہاتھ سر تک لے جا کر سلام جھاڑا پھر ان کو اسی مقام پر لے گئی جہاں زین آفریدی کو رکھا تھا۔

فلیش بیک

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

عیلف ڈھابے کے قریب سے گزر رہی تھی کہ تقریباً چالیس پینتالیس کے قریب آدمی نے اس کا رستہ روکا۔ عیلف نے بلیک ہُڈی پہن رکھی تھی اور چہرے پر ماسک لگا رکھا تھا کوئی جاننے والا دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا یہ کوئی خاتون ہے۔

اس لیے اس نے تعجب سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا اس نے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے یاد کرنے کی کوشش کی کہ کیا وہ اس آدمی کو جانتی ہے لیکن شناسائی کی کوئی بھی شبہ دماغ کے دریچے پر نہیں لہرائی۔

بی بی جی میں تمھیں جانتا ہوں تم وہی ہو جس کی بیٹی کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا میری بات سن لیں آئیں میرے ساتھ۔

اس نے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا تو عیلف کسی خیال کے تحت پیچھے چل دی۔

وہ عیلف کو ڈھابے کے تہہ خانے میں لے آیا اور کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

میں جانتا ہوں تم کس کی تلاش میں ہو اور میں بھی ان کی تلاش میں ہوں انھوں نے میری معصوم بچی کو بھی نہیں چھوڑا جب میں پولیس کے پاس گیا تو انھوں نے مجھے چپ رہنے کا کہا اگر میں کوئی قدم اٹھاؤ گا تو انجام اچھا نہیں ہو گا میں بھی خاموش ہو گیا میری دوسری اولاد نہ رل جائے یہ سوچ کر میں نے چپ سادھ لی لیکن اس دن آپ کو اس لڑکے کو لے جاتے دیکھا پھر اس کی گم شدگی نے مجھے آپ کی عزت کرنے پر مجبور کر دیا آپ ایک عورت ہو کر اپنی بیٹی کے لیے لڑ رہی ہیں اور میں ایک مجبور باپ بن کر

رہ گیا ہوں لیکن میں آپکی مدد کرنا چاہتا ہوں وہ چار لڑکے جو اس جرم میں شامل تھے ان کا آنا جانا رہتا ہے ادھر میرے ڈھابے پر بھی اکثر آتے ہیں۔ آپ کا تعاون کرنے کے لیے یہ لاچار باپ ہمہ وقت تیار ہے۔

عیلف نے اس آدمی کی طرف دیکھا جو بچوں کی طرح رو رہا تھا اولاد کیا ہوتی ہے یہ کوئی ماں باپ سے پوچھے وہ اس کی تکلیف سمجھ سکتی تھی اور مجبوری بھی یقیناً اگر وہ اس کی جگہ پر ہوتی تو شاید یہی کرتی لیکن کوئی کسی کی جگہ پر نہیں آسکتا۔

پھر عیلف کے کہنے پر اس نے چائے میں بہوشی کی دوا ڈالی لیکن عیلف نے صاف الفاظ میں باور کروادیا تھا کہ وہ ان کو خود سزا دے گی۔

پھر وہی ہوا جیسے عیلف نے کرنے کا کہا تھا۔

خاور نے جب عیلف کو طلاق دی تھی تو اگلے ہی دن کار حادثہ میں جان گنوا بیٹھا تھا اور اس کی بہن شیزہ تب سے اپنے ہوش وحواس گنوا بیٹھی تھیں خاور کے ساتھ اس کو خاص انسیت تھی یہی وجہ تھی کہ وہ یہ صدمہ برداشت نہ کر پائیں اور پاگل ہوگئی یاور نے اسے پاگل خانے بھجوادیا تھا وہ عورت جو خود کو مالکن گردانتی تھی آج پاگل خانے کے کمرے میں دواروں کو ہر وقت گھورتی رہتی تھی ایک منصوبہ انسان بناتا ہے اور ایک اللہ ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہتا ہے۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

حدیثِ قُدسی ہے

اے ابنِ آدم۔۔۔۔۔

ایک تیری چاہت ہے

اور ایک میری چاہت ہے

ہو گا وہی جو میری چاہت ہے

اگر تُو سپرد کر دے

خود کو اس میں جو میری چاہت ہے

تو میں تمہیں وہ بھی دوں گا

جو تیری چاہت ہے

اور اگر تُو مخالفت کرے گا

اس کی جو میری چاہت ہے تو

میں تمہیں تھکا دوں گا

س میں جو تیری چاہت ہے

پھر ہو گا وہی جو میری چاہت ہے

نبیلہ نے سبق حاصل کر لیا تھا اور توبہ کر لی تھی اور بیشک توبہ کرنے والے نفع اٹھانے والوں میں سے ہوں گے لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو توبہ کی توفیق بھی نہیں ملتی خاور بھی انھیں میں سے ایک تھا جس کو توبہ کی تو کیا کلمہ کی مہلت بھی نہیں دی گئی۔انسان کو ایک یہ دعا ضرور کرنی چاہیے کہ اللہ ہمیں توبہ کی مہلت سے نوازے۔۔

آیئے توبہ کی اہمیت پڑھیں کہ اگر انسان سچے دل سے توبہ کرے تو وہ رب کریم کس طرح تھامتا ہے اپنے گہنگار بندوں کو بھی۔۔۔

بڑا کہ جو ہے کا نوجوان ایک کے اسرائیل بنی یعنی مسلمہ امت گزشتہ تھا نافرمان۔اتنا کہ شہر والوں نے بیزار ہو کر اسے شہر بدر کر دیا۔

چلتے چلتے وہ ایک ویرانے میں جا پہنچا ۔حالات کی تنگی اس پر آ پڑی ۔کھانا پینا ختم ہوا ۔پھر بیماری نے آ لیا ۔یہاں تک کہ مرض الموت میں گرفتار ہوا۔ایسے میں اس نے اللہ کو پکارا : اے وہ ذات جو معاف کرے تو گھٹتا نہیں اور عذاب دے تو بڑھتا نہیں۔

ہو آتی کمی کوئی میں ملک تیرے سے کرنے معاف مجھے اگر ! اللہ اے کوئی میرا پھر تو ہو اضافہ میں سلطنت تیری سے دینے ذاب ع مجھے یا نہیں سوال۔اے میرے رب ساری عمر تیری نافرمانی میں کٹ گئی آج

تک کوئی اچھا کام نہیں کیا اے میرے رب میرا آج کوئی سنگی ساتھی نہیں رہا،میرا آج تیرے سوا کوئی سہارا نہیں رہا۔سب ناتے رشتے ٹوٹ گئے۔آج میرے جسم نے بھی میرا ساتھ چھوڑ دیا۔تُو مجھے اکیلا نہ چھوڑ تو مجھے معاف فرما دے اے میرے رب مجھے معاف فرما دےکہ میں نے تیرے بارے میں سنا ہے کہ تو غفور الرحیم ہے۔اسی حال میں اس کی جان نکل گئی۔

دوست ایک میرا !ٰ یموسا اے : ہوئی نازل وحی پر السلام علیہٰ یموس جنازہ کا اس کرو انتظام کا کے غسل اس ہے گیا مر میں جنگل فلاں گا پڑھے جنازہ کا اس شخص جو آج کہ کردو اعلان میں لوگوں پڑھو اور گی جائے دی کر بخشش کی اس۔چناچہ موسیٰ علیہ السلام نے اعلان کروا دیا۔لوگ بھاگے جنگل کی طرف کہ دیکھیں کون اللہ کا دوست مر گیا شہر نے لوگوں جسے ہے شخص وہی یہ کہ دیکھا تو پہنچے وہاں تھا دیا نکال سے۔وہ موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے اے موسیٰ علیہ السلام یہ تو بہت گناہ گار شخص تھا۔آپ کہہ رہے ہیں کہ اللہ کا دوست ہے؟موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے دریافت کیا : اے اللہ ! یہ تو گناہ گار

شخص تھا ہماری نظر میں ۔آخر اس میں ایسی کون سی بات تھی کہ یہ تیرا دوست بن گیا!!

فرمایا نے تعالی اللہ۔

ہیں رہے کہہ لوگ آپ جیسا تھا ہی ایسا واقعی یہ ! ٰ یموسداے۔میں نے اسے دیکھا کہ یہ ذلیل ہو کر،فقیر ہو کر تنہاہی میں مر رہا ہے۔آج اس کا کوئی دوست یار نہیں تھا۔کوئی اس کی پکار سُننے ولا تھا نہ ہی اس کی پکار کا جواب دینے والا میری کیا کہ بتاؤ ہی تم پکارا مجھے نے اس پھر سنوں نہ کو پکار کی اس بھی میں کہ تھی سکتی کر گوارا یہ غیرت؟

بخشش کی انسانیت پوری وقت اس وہ اگر ! قسم کی عزت میری مجھے دیتا فرما معاف کو سب میں تو مانگتا دعا کی

لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق عطا نہیں فرماتا پھر وہ لوگ خاور کی طرح ایک ہچکی لیتے ہی اس جہاں فانی سے کوچ کر جاتے ہیں۔

عیلف نے ان سب کو کرسیوں پر بیٹھا کر رسیوں سے باندھ دیا تھا۔ابھی وہ بہوشی میں تھے عیلف ان کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

رات ایسے ہی گزر گئی حماد کی جب آنکھ کھلی تو خود کو کسی بوسیدہ کمرے میں دیکھ کر خوف زدہ ہوا لیکن جب نظر اپنے قریب دوستوں پر گئی تو کچھ بہتر محسوس ہوا چلو میں اکیلا تو نہیں سب ہیں نکل ہی جائیں گے۔

کرسیوں پر اس طرح باندھا گیا تھا کہ ہلنے تک سے قاصر تھے جسم کچھ رات بھر کرسی پر رہنے کی وجہ سے شل ہو چکا تھا۔

حماد نے ہلکی آواز میں انھیں اٹھانے کی کوشش کی تھی اور وہ کامیاب بھی ہو گیا۔

اب سہی معنوں میں ان کو سب کو سو واٹ کا جھٹکا لگا تھا جب کمرے میں بلیک ہڈی چہرے پر ماسک لگائے کوئی داخل ہوا تھا لیکن اس کی جسامت سے وہ جو بھی تھا کمزور ہی لگ رہا تھا۔

لیکن حیرت تو تب کوئی جب اس کی آواز سنی تو کیا وہ چار بھرپور مرد ایک عورت کے شکار ہو گئے تعجب ہی تعجب تھا۔

سنو لڑکی تم جو بھی ہو ہمیں جانے دو ہم سے اگر پیسے وغیرہ چاہیے تو ہم کچھ نہیں دیں گے۔

میک نے لڑکی دیکھ کر روب سے کہا تھا اب ایک عورت سے تو انھیں کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا اب سب دل چسپی سے سامنے کھڑی خاتون کو دیکھ رہے تھے آنکھوں میں خباثت کا منظر بلکل عیاں تھا۔

عیلف نے تیز دھار آلے کو میک کی آنکھوں نصب کیا اور پھر یہی کام سب کے ساتھ کیا یہ اٹیک اس قدر پھرتی سے کیا گیا کہ وہ چاروں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہو گئے اب اس بوسیدہ کمرے میں ان کی چیخیں عروج پر تھیں۔

دشمن کو کمزور سمجھ کر خود کو توپ سمجھنے والے منہ کی کھاتے ہیں انھوں نے عورت سمجھ کر خود کو رسیوں کی قید سے آزاد کروانے کی کوشش تک نہیں کی تھی۔

کمرے میں ان کی سسکیاں بام عروج پر تھیں۔میک نے ہمت کر کے لب ہلائے۔

کووون ہو تم اب آواز میں بھی خوف چھلک رہا تھا۔

عیلف کے لب طنزیہ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

وحشی عورت ہوں میرا نام ہے وحشی عورت اور جانتے ہو وحشی کس کو کہا جاتا ہے؟

اس نے قہقہہ لگایا تھا۔

آہاں تم سب کو کہاں پتہ ہو گا میں بتاتی ہوں۔

وحشی ایسے جانور کو کہتے ہیں جن کی صفت و خصوصیات بہت ہی خونخوار ہو اس کو وحشی کہا جاتا ہے اور جب انسان وحشی بنتا ہے پتہ ہے کیا ہوتا ہے؟وہ ہر اس چیز کو چیر پھاڑ دیتا ہے جو اس کی طبعیت کو گراں گزرتی ہے اور سوچوں تم لوگوں کا میں کیا حال کروں گی۔

طلحہ نے اس عورت کو دیکھا تھا جس کی آنکھوں سے ہی وحشت ٹپک رہی تھی لیکن ایک سوال سب کے دماغ میں گردش کر رہا تھا آخر انھوں نے اس عورت کا کیا بگاڑا ہے۔

طلحہ نے ہمت کر کے سوال پوچھ ہی لیا تھا۔

یہ بہت اچھا سوال کیا تم نے عیلف نے ان کی طرف رخ کیا۔ میں وہی ہوں جس کی بیٹی کو تم پانچ درندوں نے نوچ کھایا پھر اس کو اندھیری رات کو کھیت میں پھانک گئے ایک تم لوگوں کے ساتھی کو انجام تک پہنچا دیا ہے اب تم لوگوں کی باری ہے تم لوگوں کو کیا لگتا ہے غریب لاچار انسان کو جیسے چاہے استعمال کر لو گے اور وہ کوئی انتہائی قدم نہیں اٹھائے گا میری کل کائنات ہی میری بیٹی تھی تم لوگوں نے مجھے اس سے جدا کر دیا میں نے ہر معاملے میں صبر کیا لیکن ادھر میرا صبر بھی ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو گیا اب تم سب کو میں بتاؤں گی جب عورت انتقام لیتی ہے تو سات نسلیں یاد رکھتی ہے۔

ان سب کو لگا آسمان ٹوٹ کر سروں پر گرا ہے یعنی جس کے باپ کی اتنی پہنچ جو خود ایک توانا مرد تھا وہ ایک عورت کے ہاتھوں موت کی گہرائیوں میں جا چکا تھا اب سہی معنوں میں ان کو سامنے کھڑی عورت سے خوف محسوس ہوا ان کے چہرے لٹے کی مانند سفید ہو گئے۔ پیشانی پر پسینے کے قطرے چمکتے ہوئے صاف دیکھے جا سکتے تھے۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

عیلف نے پہلے میک کی انگلیاں پھر ہاتھ غرض کے جسم کے اتنے ٹکڑے کئے کہ دیکھنا والا بھی کراہت محسوس کر سکتا تھا لیکن وہ اپنے کام اس قدر انہام سے مشغول تھی جیسے کوئی قربانی کا جانور ذبح کر رہی ہو۔ہاں یہ قربانی کا جانور ہی تھا اس کے لیے جس کو وہ اپنی بیٹی کے لیے قربان کر رہی تھی۔

طلحہ،حماد سفیان سب نے خود کو ان رسیوں کی قید سے آزاد کروانے کی بھرپور کوشش کی لیکن اس قدر مضبوطی سے باندھا گیا تھا لگتا ہی نہیں تھا کسی عورت نے باندھا ہے کسی کام میں کوئی جھول نہیں تھا
۔

عیلف نے گن ان کے دلوں کے مقام پر رخ کر ٹریکر دبایا یہی وہ گندے دل تھے جس کی خواہش کی وجہ سے انھوں نے اس کی بیٹی کو اذیت دی لیکن اس کے بعد بھی اس نے بس نہیں کی بلکہ ان کے جسم کو ان گنت حصوں میں چاک کر دیا جیسے بکرا منڈی میں گوشت فروخت کرنے والے انتہائی سکون سے بکرے کے جسم کو ٹکڑوں میں تقسیم کرتے ہوئے پُر سکون ہوتا ہے یہی سکون آسیہ کے چہرے پر تھا یہ کہنا غلط نہ ہو گا اس کے دل کو تسکین ہو رہی تھی یہ کام کرتے ہوئے۔

عیلف نے ایک ایک کر کے سب کو کیف کردار تک پہنچا دیا آج وہ اپنے بیٹی کا بدلہ لے چکی تھی۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اس نے ایک نظر خود کو دیکھا اس کا پورا جسم خون سے بھرا ہوا تھا غرض کے منہ پر بھی خون کے چھینٹے پڑ گئے جس کی وجہ سے چہرے خوفناک دیکھائی دے رہا تھا اگر اس طرح کوئی کمزور دل کا مالک انسان دیکھ لیتا تو یقیناً بیہوش ہو جاتا۔

عیلف نے ان کے جسم کے اعضاء کو ایک بوری میں ڈالا اور ان کو اسی کھیت میں جہاں زین آفریدی کو دفنایا تھا ادھر ہی ان کو بھی دفنا دیا۔

وہ پانچوں جو اس کھیت کے منظر کو بھول کر اپنی زندگیوں میں مشغول ہو چکے تھے آج اسی کھیت میں ابدی نیند سو رہے تھے اور یقیناً ان کی اخروی زندگی بھی عذاب کا شکار ہو گی۔

عیلف نے آج اپنی بیٹی کو اسی کھیت میں انصاف دلوا دیا۔ اس نے ایک نظر اس زمین پر ڈالی جہاں وہ پانچوں بغیر جنازے کے منّوں مٹی کے بوجھ تلے دفن تھے کس قدر بدنصیب تھے وہ کہ نماز جنازہ تک میسر نہیں ہوا آج ان کی ساری شان و شوکت رعب و دبدبہ غرور و تکبر جوانی کا زعم سب ہی تو مٹی میں دفن ہو چکا تھا۔

آفریدی صاحب نے اب پولیس کو بھی اس کام میں شامل کر لیا تھا کیونکہ اب ان کو معاملہ اتنا سیدھا نہیں لگ رہا جتنا وہ سوچ رہے تھے پولیس ہر اس جگہ چھاپے مار رہی تھی جہاں زین کے ہونے کے امکان ہو سکتے تھے بکی ہوئی گورمنٹ کے آفیسر بھی بکے ہوئے ہیں غریب کو کوئی انصاف نہیں دیتا اور

امیروں کے کالوں کاموں کو جانتے ہوئے بھی ان کے لیے اس طرح کام کیا جاتا ہے جیسے انتہا کے شریفاء ہوں کہاوت ہے کہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس یعنی طاقت ور کا ہی سب کچھ ہوتا ہے چاہے وہ غلط کام کروا رہا ہو کمزور کی تو بات بھی نہیں سنی جاتی اگر چکہ وہ حق پر ہو۔

شاہ بکتے ہیں
فقیر بکتے ہیں
یہاں صغیر و کبیر بکتے ہیں
کچھ سرعام کچھ پس دیوار بکتے ہیں
اس شہر میں ضمیر بکتے ہیں
یہاں تہزیب بکتی ہے
یہاں فرمان بکتے ہیں
زرا تم دام تو بدلو
یہاں ایمان بکتے ہیں

عیلف ادھر سے نکلنے کے بعد سیدھا قبرستان گئی تھی جب سے ابریش کی تدفین ہوئی تھی یہ آج پہلی بار ہوا تھا عیلف اس کی قبر پر موجود تھی۔

عیلف ایڑھیوں کے بل بیٹھتے ہوئے ابریش کی قبر کی مٹی کو ہاتھ میں محسوس کیا جیسے وہ ابریش کو محسوس کرنا چارہی ہو ایک باغی آنسو اس کی آنکھ نکلتا ہوا قبر کی مٹی میں جذب ہوا تھا۔

پھر وہ بلک بلک کر رودی اس نے ابریش کے کان میں جو سر گوشی کی تھی وہ یہی تھی کہ اس کی ماں تب تک اس کی قبر پر نہیں آئے گی جب تک اس کے مجرموں کو کیف کردار تک نہ پہنچالے اور تب تک روئے گی بھی نہیں آج وہ اپنا وعدہ پورا کر آئی تھی۔

دیکھو میری جان آج تمھاری ماں نے اپنا وعدہ پورا کر دیکھایا آج میں نے تمھیں انصاف دلوا دیا آج تمھاری ماں تمھارے پاس موجود ہے میری جان آواز لگاؤنہ اپنی ماما کو وہ لگاتار بچوں کی طرح روتی ہوئی فریاد کر رہی تھی پاس سے گزرتے لوگ بھی حیران تھے اتنے عرصہ بعد اس طرح پاگلوں کی طرح رونا کیا مطلب ہو سکتا تھا آخر روتے روتے کب وہ ادھر ہی سو گئی پتہ ہی نہ چلا۔

ابریش جھولے پر بیٹھی گلابی فراک میں بلکل گڑیا لگ رہی تھی عیلف نے دور سے کسی کو جھولے پر بیٹھے دیکھا تو قدم اس کی طرف بڑھائے قریب پہنچ کر جب ابریش کو دیکھا تو مسکراتے ہوئے چند قدم اور اس کی طرف بڑھائے۔

ماما میں ادھر بہت خوش ہوں آپ پریشان مت ہوں آپکی ابریش ادھر سکون میں ہے ادھر کوئی بھی تکلیف نہیں ہے سچی ماما ابریش نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

عیلف نے نم آنکھوں سے اپنی بیٹی کو دیکھا تھا جو اس کے قریب آ رہی تھی پھر وہ عیلف کے سینے سے لگی رہی چند لمحے اسی کیفیت میں سرک گئے پھر وہ الگ ہوتے ہوئے دور جانے لگی عیلف نے اس کا پیچھا کرنے لیے قدم اٹھائے کہ رستے میں موجود پتھر سے ٹکرائی تو عیلف ہڑبڑاتے ہوئے اٹھی عیلف کی آنکھ کھلی تو خود کو ابریش کی قبر پر پایا اتنے عرصہ بعد آج پہلی دفعہ ابریش اس کے خواب میں آئی تھی لیکن وہ پتھر کا مطلب نہیں سمجھی تھی آخر وہ پتھر کیوں اس کے رستے میں حائل ہوا تھا۔ ہر چیز وقت پر کھلتی ہے یہ عیلف کو جلد اندازہ ہونے والا تھا۔

جس کھیت میں زین کو گروہ سمیت دفن کیا تھا خون کی بدبو ہر طرف پھیلنے لگی جو وقت گزرنے کے ساتھ ناقابل برداشت ہو رہی تھی اس کھیت کے کسان نے جب بدبو کا تعاقب کرتے ہوئے زمین کے اس حصہ تک رسائی حاصل کی تو شدید حیرت کا شکار ہوا کیونکہ چند دنوں طبعیت سازی کی وجہ سے وہ کھیت میں نہیں آ سکتا تھا۔

ہائے اوربا کدی نظر لگ گئی میری زمین نوں کدی کج تے کدی کج ہو جاندا

)ہائے اللہ کس کی نظر لگ گئی میری زمین کو کبھی کچھ ہو جاتا تو کبھی کچھ (

اس نے ابریش والے واقعہ کا سوچ کر کہا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

پھر زمین کی جب کھدائی کی تو اندر سے نکلے گئے انسانی اعضاء کے ٹکرے جواب دیکھنے کے قابل بھی نہیں تھے اور ان کی بدبو نے عجیب سماں پیدا کر دیا تھا۔

کسان نے اپنے منہ پر کپڑا باندھتے ہوئے شہر کا رخ کیا تھا تاکہ پولیس کو بتا سکے۔

پولیس کو جب خبر ملی تو فوری طور پر اقدامات کیے گئے اور اس زمین کے حصے کے گرد بھاڑ لگا دی گئی تاکہ کوئی اس طرف نا آسکے۔

چونکہ دفنائے ہوئے ابھی ایک دن ہی گزرا تھا جبکہ زین آفریدی کو چار دن کا عرصہ ہو چکا تھا اعضاء انسانی کو فوراً پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا۔ جس کا نتیجہ فوری مانگا گیا تھا کیونکہ یہ کوئی معمولی قتل نہیں بلکہ کوئی بہت ہی شاطر و ظالم دماغ رکھنے والے قاتل کا کام لگ رہا تھا کوئی عام انسان ایسی حرکت نہیں کر سکتا تھا۔

عیلف قبرستان سے سیدھا گھر آئی تھی اتنے دِنوں کی بے سکونی اور نیند نا پوری ہونے کی وجہ سے جسم تھکن سے چور تھا وہ اب بس سونا چاہتی تھی ایک لمبی نیند لیکن چودھری صاحب کے گھر سے بلاوے نے اس کی خواہش پوری نہیں ہونے دی۔ وہ ان کو انکار بھی نہیں کر سکتی تھی مشکل وقت میں بھی وہ لوگ کام آئے تھے بھلا وہ کیسے اب ان کو منع کر سکتی تھی۔ اس نے اپنی ساری تھکن کو پس پشت ڈالتے ہوئے حویلی کا رخ کیا۔

علیف کام زیادہ تھا اس لیے تمھیں ادھر آنے کی زحمت اٹھانی پڑی چودھرانی صاحبہ نے اپنا مدعا بیان کیا۔

علیف نے مسکراتے ہوئے ان شفیق عورت کو دیکھا تھا جو ملازموں کو بھی ملازم نہیں سمجھتی تھیں ان کے لہجہ میں کتنی عاجزی تھی۔

نہیں کوئی بات نہیں آپ کی ایک پکار پر میں حاضر ہو سکتی ہوں آپ جب وقت چاہیں مجھے طلب کر سکتی ہیں۔

پھر علیف کاموں میں مشغول ہو گئی۔

پوسٹ مارٹم کی رپورٹ آ گئی تھی جس میں یہ نشاندہی ہو چکی تھی یہ لاشیں کن کی ہیں لیکن ابھی یہ جاننا باقی تھا آخر اتنی بے دردی سے کس نے قتل کیا ہے۔

آفریدی صاحب کو جب پتا چلا تو وہ غم و غصے سے پاگل ہو رہا تھا اس کا ایک ہی سپوت تھا وہ بھی مارا گیا اور اس کو علم تک نا ہو سکا۔

میڈیا تک جب سے یہ کبھی پہنچی تھی وہ مرچ مصالحے لگا کر عوام کو آگاہ کر رہی تھی جن جن لڑکیوں بچیوں کے ساتھ زین آفریدی نے ظلم کیا تھا وہ سب قتل کرنے والے کو دعائیں دے رہیں تھی بہت سے والدین اس ہستی کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کر رہے تھے جس نے یہ کام کیا تھا۔

زین آفریدی کے مخالف گروہ سب ہی بہت خوش تھے آخر ایک کانٹا نکل گیا۔

پولیس اپنی پوری ٹیم کے ساتھ قتل کو ڈھونڈنے کی سر طور کوشش کر رہے تھے لیکن ابھی تک کوئی بھی سرا ہاتھ میں نہیں آیا تھا۔

سر دیکھیں رپوٹ میں لکھا ہے کہ ڈیڈ باڈیز میں بہوشی کی بھاری مقدار پائی گئی ہے کیوں نہ ہم اس علاقے کے قریبی مقامی ڈھابوں، ریسٹورینٹ کو دیکھیں تاکہ کوئی سراغ مل سکے۔

پولیس کے آفسران نے اس موقف پر عمل درآمد کرنے کا حکم دیا تھا وہ جلد از جلد یہ کام نپٹانا چاہتے تھے کیونکہ اوپر سے ان پر دباؤ ڈالا جا رہا تھا۔ آفریدی کو کسی طور سکون نہیں مل رہا تھا وہ اپنے ہاتھوں سزا دینا چاہتا تھا جس نے ان نے بیٹے کو اتنی دردناک موت دی تھی۔

گرد و نواح کے لوگ جو زین آفریدی اور اس کے گروہ کی حرکتوں سے تنگ آ چکے تھے ان سب کو قتل کرنے والے انسان کے ساتھ دلی انسیت محسوس ہو رہی تھی وہ دل سے دعاگو تھے کہ قاتل کا کوئی سراغ نہ لگے ہر کوئی قاتل نہ ملنے کی دعائیں کر رہا تھا۔ لیکن کچھ دعائیں قبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ ہمارے نقطہ نظر سے تو درست ہوتیں ہیں لیکن ہمارے حق میں بہتر نہیں ہوتی اور کچھ دعائیں قبول کر لی جاتیں ہیں لیکن وہ دیرپا ثابت ہوتی ہیں اللہ اپنے بندوں کو بہتر وقت میں اس کی ان دعاؤں کی عوض اتنا نوازتا ہے کہ انسان شکر کرتا نہیں تھکتا۔

کچھ ایسی بھی دعائیں ہوتی ہیں جو دنیا میں صلہ نہیں دیتی لیکن وہی دعائیں ہماری آخرت کی کامیابی کا سبب بنتی ہیں پھر انسان خواہش کرتا ہے کاش میری کوئی بھی دعا دنیا کی عارضی لذتوں کے لیے پوری نہ ہوئی ہوتی اس لیے مومنوں غم نہ کرو تمھاری دعائیں سن لی گئی ہیں ان کا اجر تمھیں جلد یا بدیر مل جائے گا۔

بد قسمتی سے جس ڈھابے میں انھوں نے چائے پی تھی اس کے باہر قریبی کسی امیر انسان کا گھر تھا جس نے اپنی سکیورٹی کے لیے کیمرہ نصب کر رکھا تھا پولیس نے جب مختلف ڈھابوں اور ریسٹورنٹ پر ریٹ ڈالی تو اس آخری ڈھابے سے بھی ناکامی ہوئی لیکن ڈھابے کے مالک کا گھبرانا اور بار بار پسینے کا پونچھنا اس کو شک میں مبتلا کر گیا۔

اپنے شک کو دور کرنے کے لیے انھوں نے جب ارد گرد نگاہ دوڑائی تو ان کو کیمرہ نظر آ گیا۔

جلدی تم میں سے دو لڑکے ان کے گھر جاؤ اور کیمرہ کی ایک دن پہلے کی فوٹیج دیکھو۔ نوجوانوں نے سلام کرتے ہوئے اس گھر کی طرف رخ کیا۔

فوٹیج میں میک کے گروہ کا آنا پھر ان کا لڑکھا کر چلنا پھر کسی ہڈی میں ملبوس شخص کا لے جانا صاف دیکھا جا سکتا تھا۔

سر ہمیں کچھ ملا ہے نوجوان نے آفسر کو بتایا تو آفیسر نے فوٹیج دیکھ کر سر کا مخصوص اشارا دیا اور خود تھانے کے لیے روانہ ہو گیا۔

اشارہ ملتے ہی نوجوانوں نے ڈھابے کے مالک کو اریسٹ کر لیا اور ڈالے میں ڈالتے ہوئے تھانے لے گے۔ تھانے لا کر پولیس والوں نے جہانگیر صاحب (ڈھابے کا مالک) کو خوب مارا گیا اتنا کہ ان کے پورے جسم میں درد تھا اور آخر کار وہ کامیاب ٹھہرے اور منہ کھلوانے میں کامیاب ہو گے لیکن ان سب کو شدید شاک لگا جب قاتل کا نام سنا یعنی ایک عورت نے ان کا یہ حال کیا تھا ایک عورت نے پانچ بھرپور مردوں کو ایسے کاٹا تھا گویا سبزی ہوں۔

سب نے اپنی حیرت پر قابو ڈال لیا تھا اور گرفتاری کے لیے علیف کے گھر کی طرف روانہ ہو گے۔

کسی مخبری نے یہ خبر میڈیا کو دی دی اور میڈیا نے پھر سے اپنا کام کاروبار چلاتے ہوئے ایک مصالحے دار خبر نشر کی جو جنگل میں آگ کی مانند پھیلی تھی کیونکہ لوگ پہلے ہی اس طرف متوجہ تھے۔

آج کی دھواں دھار خبر آپ کے سامنے پیش کرنے جا رہا ہیں زین آفریدی، آفرید صاحب کے اکلوتے وارث کے قاتل کا علم ہو چکا ہے اور ساتھ ہی اس گروہ کو ظالمانہ طریقے سے قتل کرنے والے کا بھی آپ کو بتاتے چلیں کہ قاتل جو سب یہ سمجھ رہے تھے کوئی بڑی سامی یا بڑا دشمن ہو گا لیکن ہمارے کچھ خوفیہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قاتل مرد نہیں بلکہ عورت ہے جس نے اپنا نام وحشی عورت ظاہر کیا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہے ہمیں یہ بھی پتا چلا ہے کہ قاتلہ نے زین آفریدی اور ان کے گروہ سے بدلہ لیا ہے جی ہاں آپ سہی سن رہے ہیں بدلہ لیا ہے کیونکہ ذرائع سے پتا چلا ہے کہ زین آفریدی اور ان کے دوستوں نے وحشی عورت کی دس سالہ بیٹی کو گینگ ریپ کا نشانہ بنایا اور جس کھیت میں زین آفریدی اور ان کے دوستوں کی لاشیں ملی اسی جگہ پر وحشی عورت کی مرحومہ بیٹی کو رات کے اندھیرے میں پھینک دیا گیا تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے قاتلہ نے اپنی بیٹی کے بدلہ لیا مزید خبریں جاننے کے لیے رہیں ہمارے ساتھ ملتے ہیں ایک بریک کے بعد رپوٹر چیخ چیخ کر سارے رازوں سے پردے اٹھا رہی تھی۔

یہ خبر ہر نیوز چینل پر گردش کر رہی تھی لیکن ابھی تک لوگ اس شاک میں تھے قاتل عورت ہے اور عورت کا نام وحشی ہونا اس کے عمل سے ظاہر ہو رہا تھا۔

فلیش بیک

)علیف نے جہانگیر صاحب کو اپنا تعارف وحشی عورت کے نام سے کروایا تھا پہلے تو ان کو عجیب لگا لیکن پھر انھوں نے سر جھٹک دیا یہی وجہ تھی کہ وہ علیف کا پتہ تو جانتے تھے لیکن نام نہیں جانتے تھے پولیس کے تشدد پر انھوں نے وحشی عورت کے نام عیلف کا بتایا تھا میڈیا کے مخبری نے یہ خبر میڈیا تک پہنچا دی تھی (

ہر کوئی وحشی عورت کی گردان کر رہا تھا ہر کوئی اس عورت کو دیکھنے کی شدت سے خواہش کر رہا تھا کہ آخر یہ عورت دکھتی کیسی ہے بہت سی سوچیں ہر کسی کے دماغ میں گردش کر رہی تھی ہر کوئی نئی خبر کا منتظر تھا لیکن اب جو لوگ نہیں بھی جانتے تھے حقیقت وہ بھی جان گئے تھے اور وہ زین آفریدی اور اس کے دوستوں کا گالیاں دے رہے تھے اور ایک ماں کی ہمت کو سلام۔

پولیس علیف کے گھر کے باہر پہرا لگائے ہوئے تھی گاؤں کی عورتیں دروازوں میں کھڑی چہ میگوئیاں کرنے میں مشغول تھی بچوں کے ٹولہ بھی پولیس کو دیکھ کر اپنا کھیل چھوڑ کر ان کی طرف توجہ تھے۔

ہر کوئی اسی سوچ میں تھا آخر پولیس کا ادھر کیا کام اور وہ بھی عیلف کے گھر کے باہر کھڑا ہونا عجیب بات تھی۔

پولیس کے ایک نوجوان نے پاس گزرتے آدمی کو روکا تھا۔

صاحب میری بات سنیں ادھر ایک خاتون رہتی ہے وہ ابھی کدھر ہیں ہم گھر دیکھ چکے ہیں ہمیں وہ گھر پر نہیں ملی نوجوان نے نام لیے بغیر سوال داغا تھا۔

آدمی نے پولیس کو دیکھا اچھا اچھا آپ اس گھر میں رہنے والی خاتون کی بات کر رہے ہو یہ تو میرے خیال میں چودھری صاحب کے گھر پر موجود ہو گی ابھی وہ اس وقت ان کے گھر پر کام کرتی ہے اور کہیں نہیں جاتی میرے خیال میں آپ کو چودھری صاحب کی حویلی چلے جانا چاہیے۔

بہت شکریہ آپکا۔

پولیس کا ڈالہ چودھری کی حویلی پر کھڑا تھا اور پولیس چودھری صاحب سے تشویش کر رہی تھی چودھری صاحب کتنے ہی بارسوخ تھے لیکن وہ پولیس کے کام میں مداخلت نہیں کر سکتے۔

چند ساعتیں اسی بحث میں گزر گے کہ ان کے گھر عیلف موجود نہیں ہے لیکن پولیس کے زور دینے پر آخر کار پولیس علیف کو لے جانے میں کامیاب کو چکی تھی۔

عیلف جو کام مکمل کر کے گھر جانے کی تیاری کر رہی تھی خادم کے اچانک باورچی خانے میں آنے اور اس کے بتانے پر کہ پولیس اس کو ڈھونڈ رہی ہے اور وہ چودھری صاحب سے باز پرست کر رہی ہے اور اگر آپ ان کو نہ ملی تو وہ چودھری صاحب کو تھانے لے جائیں۔

معاملے کی سنگینی دیکھتے ہوئے عیلف نے ایک فیصلہ کیا اور خود کو پولیس کے حوالے کر دیا وہ کتنا بھی بھاگ لیتی پکڑی جاتی اور سب سے بڑی بات اس کا اب دنیا میں تھا ہی کون جس کے لیے اپنا بچاؤ کرتی اور وہ کس طرح احسان فراموش ہو سکتی تھی جس گھرانے نے اس کو مشکل وقت میں سنبھالا تھا اسی کے مقیم کو تھانے پہنچا کر احسان اتارتی یہ اسے گنوارہ نہیں تھا۔

میڈیا ایک دفعہ پھر حرکت میں آئی تھی اور یہ نئی خبر ہر جگہ گردش کر رہی تھی کہ وحشی عورت نامی خاتون پولیس کی حراست میں آچکی ہے اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں پانچ قاتل کی سزا سزائے موت کے سوا کوئی نہیں ہو سکتی۔

لوگ صورت حال دیکھ کر بہت رنجیدہ ہو چکے تھے لیکن پھر انھوں نے وحشی عورت کو بچانے کا فیصلہ کرتے ہوئے احتجاج کا عمل سر گرم کیا شوشل میڈیا پر، سڑکوں پر ریلیاں نکالی جا رہی تھی کہ اس عورت کو رہا کیا جائے نوجوان لڑکے لڑکیاں بزرگ، عورتیں سب تھانے کے باہر احتجاج کر رہے تھے ۔

آفریدی صاحب کو جب سے علم ہوا کہ اس کے بیٹے کی قاتلہ پکڑی گئی ہے تو وہ انگاروں پر لوٹ رہا تھا لیکن پولیس کا کہنا تھا وہ ابھی اس عورت کو اس کے حوالے نہیں کر سکتے کیونکہ لوگوں نے شور مچار کھا ہے ہر کسی کا کہنا ہے وہ بے قصور ہے اس نے اپنی بیٹی کا بدلہ لیا ہے۔ لیکن جیسے ہی عوام پر قابو پایا جاتا ہے ہم خوفیہ طریقے سے اس خاتون کو آپ کے حوالے کر دیں گے حیرت کی بات تھی پولیس بھی بکی ہوئی تھی سب کچھ عیاں ہونے کے باوجود وہ ایسے انسان کے ساتھ دے رہی تھی جو مافیہ کا بندہ تھا۔

عیلف پچھلے ایک دن سے جیل میں قید تھی اور شدت سے دعا کر رہی تھی کہ یااللہ ان ظالموں کے ہاتھوں مجھے موت مت دیناشاید اس کی دعا سن لی گئی تھی وہ سجدے کے حالت میں بلک بلک کر رو رہی تھی اور اسی حالت میں اس کی روح پرواز کر گئی۔

لیڈی کانسٹیبل جب صبح کھانا دینے کے لیے آئی لیکن بارہابلانے کے باوجود جب وجود میں کوئی حرکت نا آئی تو اس نے آگے بھر کر عیلف کو ہاتھ لگایا تو عیلف کا وجود ایک طرف لڑکھ گیا۔

تھانے میں ہر شخص حیرت سے گنگ تھا اور جو سب سے حیران کن حرکت ہوئی وہ دیوار پر خون سے لکھے گئے الفاظ تھے۔

ہر طرف کہرام مچ گیا تھا ہر آنکھ آج اشک بار تھی ایک ایسی عورت کے لیے جو انصاف کی جنگ میں اختتام میں ماری گئی پولیس نے ان کو بارہا کہا تھا ہم نے کوئی تشدد نہیں کیا یہ موت قدرتی ہے لیکن لوگ اس چیز پر اعتبار کرنے کو تیار نہیں تھے۔علیف کو کوئی نہیں جانتا تھا آج پوری دنیا کے لوگ اس عورت کو جانتے تھے بہت دور دور سے لوگ عیلف کے جنازے میں شرکت کے لیے آرہے تھے ایک کثیر تعداد میں جنازے کے ذریعے عیلف عرف وحشی عورت کو سپرد خاک کر دیا گیا تھا۔

میڈیا کی کوشش تھی کسی طرح ان کو اس دیوار کی تصویر مل جائے جو جو دیوار پر لکھا گیا ہے آخر ان کی کوشش رنگ لائی لیکن الفاظ دیکھ کر اینکر بھی حیران رہ گیا۔

دیوار پر خون سے لکھے گئے الفاظ کچھ یوں تھے :

"اس دور میں عورت کو اپنی جنگ خود ہی لڑنی پڑے گی کیونکہ اب شہزادے بچانے نہیں آیا کرتے "

تازہ خون میں لکھے گے الفاظ پوری آب و تاب سے چمک رہے تھے کوئی بھی یہ جان نہیں پایا تھا آخر یہ الفاظ لکھے کس نے ہے اور خون کس کا تھا شاید وہ خون عورتوں کے ساتھ کیے گے ظلم کا تھا۔

ختم شدہ